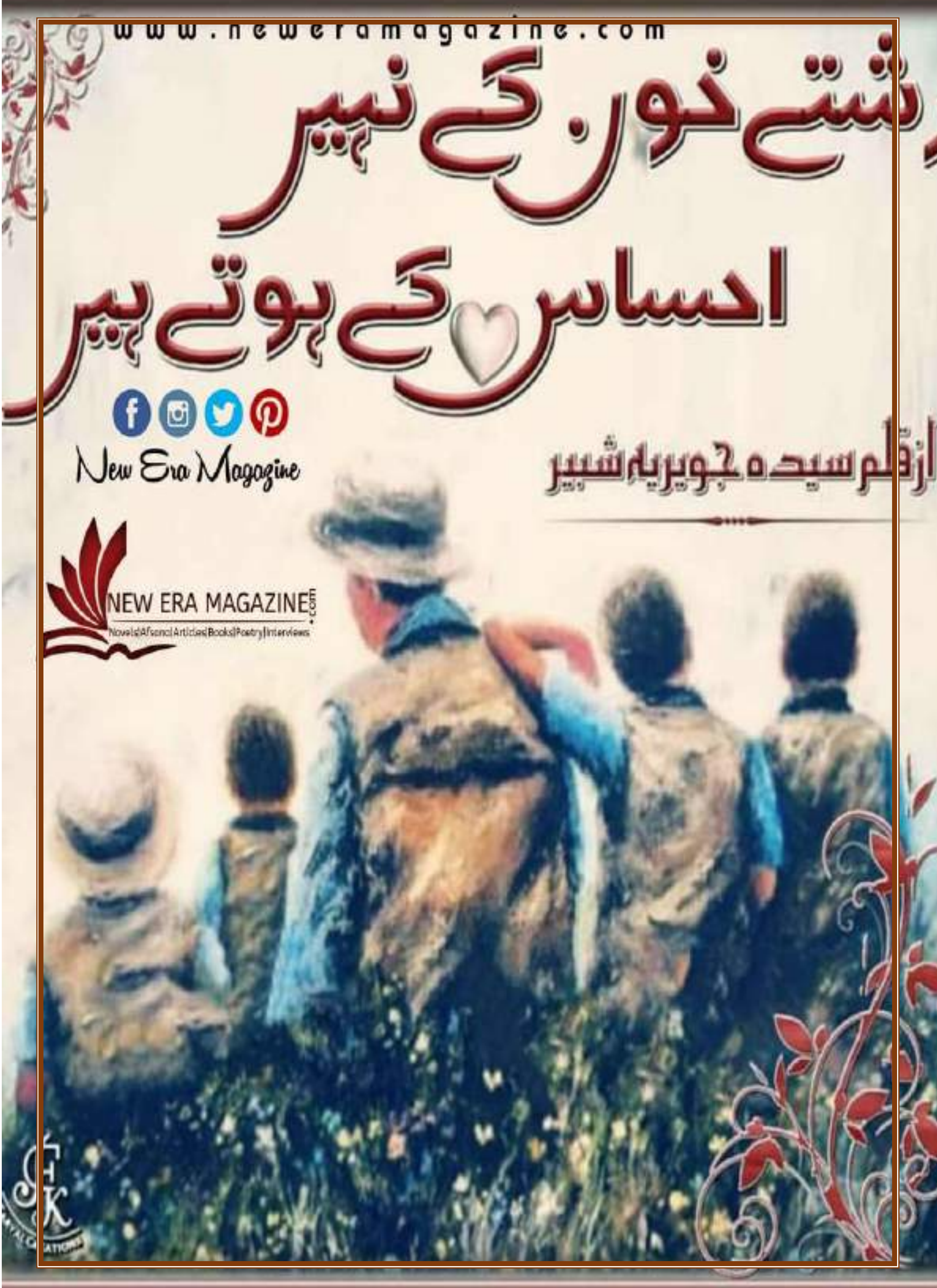
www.neweramagazine.com
رشتے خون کے نہیں
احساس کے ہوتے ہیں
New Era Magazine
از قلم سیدہ جویریہ شبیر
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

رشتے خون کے نہیں احساس کے ہوتے ہیں

از سیدہ جویریہ شبیر

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

رات کا اندھیرہ سورج کی روشنی میں گم ہو چکا تھا۔۔۔چرند پرند رزق کی تلاش میں اپنے اپنے گھونسلوں سے نکل چکے تھے۔۔۔۔

اسی طرح انسان بھی حصول رزق کی خاطر سر گرداں تھے۔۔۔۔۔

چھوٹے چھوٹے بچے کندھوں پہ بیگ لٹکائے اسکول کی جانب بڑھ رہے تھے۔۔۔۔

اور کچھ بستر میں گھسے خواب و خرگوش کے مزہ لوٹ رہے تھے۔۔۔

جس طرح شاہراہوں پر گہما گہمی نظر آرہی تھی اسی طرح رحمانی منزل میں ہر کوئی اپنی ہی تیاریوں میں مصروف تھا۔۔۔کسی کو دکان سے دیر ہو رہی تھی تو کسی کی یونیورسٹی بس نکلی جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

سید رحمان صاحب کا شمار جدی پشتی رئیسوں میں ہوتا تھا۔۔۔۔۔رحمانی منزل ان ہی کہ وقتوں کی ایک نشانی ہے۔۔۔۔۔جس میں اب ان کی اولادیں آباد ہیں

****

بڑی سی ڈائننگ ٹیبل لاونج کہ وسط میں رکھی گئی تھی۔۔۔۔دبیز کارپیت اور دیگر

لوازمات سے ڈائنگ ایریہ کو سجایا گیا تھا۔۔۔۔۔

"ناشتہ لگواو ٹیبل پر۔۔۔۔"

شاہین جو کہ بڑے بیٹے حسان کی بیوی تھیں اپنے سے چھوٹی دیورانی کو حکم دیتی ہوئی ایک طائرانہ نظر ڈال کر ڈائنگ ٹیبل کی جانب چلی گئی۔۔ جہاں مرد حضرات پہلے سے ہی براجمان تھے۔۔۔۔۔

"جی بھابھی۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رانیہ نے مودب انداز میں کہا اور ملازمہ کو جلدی جلدی ہاتھ چلانے کی ہدایت دیتے ہوئے خود بھی توے پر پراٹھا سیکنے لگیں۔۔۔۔۔۔

تھوڑی ہی دیر میں لوازمات سے بھری ٹرالی گھسیٹ کر وہ ڈائنگ ایریہ میں داخل ہوئیں۔۔ جہاں گھر کے سب مکین خوش گپوں میں مصروف تھے۔۔۔۔۔۔

مرد حضرات کاروبار کو لے کر زیر بحث تھے۔۔۔ ناشتہ لگتے ہی سب کھانے کی طرف متوجہ ہو گئے۔۔۔۔۔

رانیہ ایک مطمئن سی نظر سب پہ ڈال کر اپنے پورشن کی جانب چلی آئیں۔۔۔۔۔

یہ پورشن گھر سے ہی ملحق تھا لیکن پرانے طرز کا بنا ہوا تھا۔۔جو رحمانی منزل سے الگ ہی نظر آتا تھا۔۔۔اس کو جدید تراش خراش کی ضرورت تھی لیکن ریحان کی جیب اس بات کی اجازت نہیں دیتی تھی۔۔۔۔

رانیہ نے اپنے طور پر اس پورشن کو سجایا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کمرہ میں داخل ہوئیں تو چاروں کو سوتا دیکھ کر ان کا پارہ ہائی ہو گیا:

پردے کھڑکی سے ہٹائے اور جلدی جلدی انھیں اٹھانے لگیں۔۔۔۔

"مما تھوڑا اور سونے دیں نہ"

یہ سب سے چھوٹے بیٹے اسفند کی آواز تھی۔۔۔جو بلینکٹ میں چھپنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے اٹھ رہے ہو یا لگاوں ایک۔۔۔۔"

رانیہ نے غصہ سے ڈپٹا۔۔۔

اسفند منہ بناتا ہوا واش روم کی جانب بھاگ گیا۔۔۔۔

رانیہ کے دو بیٹی اور دو بیٹے تھے۔۔۔

عشبہ چھٹی اور زاریہ پانچویں جماعت میں پڑھتی تھیں۔۔ جبکہ علی تیسری اور اسفند پہلی

جماعت میں تھا۔۔۔۔

عشبہ نے زاریہ کے بال بنائے جبکہ رانیہ اسفند کو۔تیار کر رہی تھی۔۔جو کبھی ادھر جھول رہا تھا تو کبھی ادھر۔۔۔۔۔

رانیہ بچوں کو تیار کروا کر ناشتہ کی ٹیبل پر لائیں تو برتن ہنوز رکھے ہوئے تھے۔۔۔جبکہ شاہین اور ناہید نجانے کون سا اہم پٹارہ کھول کر بیٹھی ہوئیں تھیں کہ برتن اٹھانے کا بھی ہوش نہیں رہا۔۔۔۔۔۔

رانیہ سرد سانس کھینچ کر بچوں کیلئے ناشتہ لینے کچن میں چلی گئی۔۔۔۔۔

ابھی بچوں نے ناشتہ آدھا بھی نہیں کیا ہو گا کہ ریحان کی بائیک کا ہارن سنائی دیا تبھی جلدی جلدی چاروں بیگ اٹھائے پورچ کی جانب بھاگے۔۔۔۔

ریحان بائیک پر بچوں کو۔اسکول چھوڑنے چلا گیا۔۔۔رانیہ دکھ کی ملی جلی کیفیت کے ساتھ بچوں کو بھوکا جاتا دیکھے گئیں۔۔۔۔

اور یہ تو شروع سے ہی ہوتا آیا ہے۔۔۔سب کی دیکھ بھال میں وہ اور اس کے بچے بہت پیچھے رہ گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔

لیکن ان کو آواز اٹھانے کا بھی حق نہیں تھا شاید اس لئے کہ ریحان تیسرے نمبر کا تھا

اس لئے ان کا آواز اٹھانا بد لحاظی کے زمرے میں آتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ریحان مزاجاً خاموش طبع تھے۔۔۔اپنے بھائیوں پر جان نثار کرنے والے۔۔۔۔ان کا

ہر حکم ریحان کیلئے پتھر پر لکیر کہ مترادف ہوتا۔۔۔۔۔۔

ایسے میں اکیلی رانیہ نے خاموشی اختیار کر لی تھی جیسا چل رہا تھا چلنے دیا۔۔۔۔۔

اس سب میں اس کی ذات کہاں گم ہو گئی تھی یہ تو وہ خود بھی نہیں جانتی

تھی۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ناشتہ کے برتن دھو کر فارغ ہی ہوئی تھی کہ شاہین اور ناہید کچن میں چلی آئیں۔۔۔

"رانیہ دوپہر میں کچھ اچھا بنا لینا تمہارے بھائی گھر میں لنچ کریں گے۔۔۔۔"

بھابھی آپ کہیں جا رہی ہیں ؟؟؟

رانیہ نے دونوں کو تیار دیکھا تو پوچھنے لگی:

"ہاں رانیہ تمھیں تو۔پتا ہے سفینہ کپڑوں کہ معاملے میں کتنی ٹچی ہے ایک دفعہ پہننے

کے بعد دوبارہ مڑ کہ نہیں دیکھتی۔۔۔اسی کے لئے کپڑے لینے جا رہی ہوں۔۔۔"

رانیہ سر ہلا کہ رہ گئی۔۔۔۔

ایک ہی گھر میں رہتے ہوئے کسی کو کم اور کسی کو زیادہ نوازہ گیا تھا۔۔۔۔۔

رانیہ تلخی سے سوچنے لگی۔۔۔

کبھی کبھی تو اسے اتنا غصہ آتا تھا دل چاہتا۔ کہ سب کچھ چھوڑ کر بھاگ جائے۔۔۔ لیکن صبر کے کڑوے گھونٹ پی کر رہ جاتی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دوپہر کے کھانے کا دور چلا تو سب اپنی اپنی نشستوں پر براجمان ہو گئے۔۔۔۔۔۔

مختلف انواع اقسام کی ڈش کھانے کی میز پہ رکھی ہوئی تھیں۔۔۔۔

اور اس سب کی تیاری میں رانیہ کتنی ہلقان ہو گئی تھی یہ وہی جانتی تھی وہاں موجود لوگوں میں شاید احساس نام کی کوئی چیز نہیں تھی تعریف کرنا تو محال یہ پوچھنا بھی گوارہ نہ کیا کہ آج کھانے کا انتظام کس نے کیا ہے۔۔۔

یا شاید ان سب کہ ذہنوں میں یہ بات تھی کہ مفت کی ملازمہ ہے تو صحیح جوان کہ حکم کی پابند ہے۔۔ وہ کہیں دن تو دن ہو گا اور رات کہیں تو رات۔۔۔۔۔۔۔۔

"ارے رانیہ آو بیٹھو نہ کھانہ کھاو۔۔۔"

اس کی موجودگی کسی کہ لئے تو اہم تھی رانیہ کو لگا جیسے ساری تھکن پل بھر میں ہوا ہو گئی

۔۔۔۔۔

ریحان نے اسے اپنے برابر میں جگہ دی۔۔۔

ریحان؟؟؟

حسان نے پلیٹ میں چاول نکالتے ہوئے پکارا:

"جی بھائی۔۔۔"

ریحان کھانے سے ہاتھ روک کر پوری طرح متوجہ ہوا۔۔۔

"کچھ آرڈر آئے ہوئے ہیں وہ اپنی نگرانی میں تیار کروالینا۔۔۔بعد میں میں اکر سارا

حساب چیک کرلوں گا۔۔۔۔۔"

"جی بھائی بہتر۔۔۔۔"

"میں زرا آرام کرلوں۔۔۔۔۔"

وہ سب پر ایک نگاہ ڈالتا ہوا اپنے پورشن کی جانب بڑھ گیا۔۔۔

آہستہ آہستہ سب ہی کرسی چھوڑ چکے تھے۔۔۔۔۔

سوائے عاشہ اور رانیہ کہ۔۔۔

دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئیں تھیں۔۔۔۔

"بابا آپ نے کہا تھا کہ ہم آج جائیں گے۔۔۔۔"

عشبہ نے نروٹھے پن سے کہا:

"تو میں کب منا۔ کر رہا ہوں ہم جائیں گے نہ لیکن آج تو بابا کو بہت کام ہے نہ۔۔۔"

ریحان نے عشبہ کو بہلایا۔۔۔

کل رات ہی تو ان لوگوں نے آئسکریم کھانے کا۔ پروگرام بنایا تھا۔۔۔۔

آج چونکہ جمعہ تھا تو شام میں جانے کا ارادہ تھا لیکن اب حسان نے آرڈرز کا کہا تو مجبوراً اسے دوکان جانا پڑ رہا تھا۔۔۔ لیکن عشبہ تھی کہ جانے جانے کی رٹ لگائے بیٹھی تھی۔۔۔۔

چاروں بھائیوں کا مشترکہ سوئٹ اینڈ بیکرز کا کاروبار تھا جو۔ کہ بڑے پیمانے پہ چل رہا

تھا۔۔۔

اللہ تعالی نے اس۔میں برکت اور لذت اتنی رکھی ہوئی تھی کہ جو پہلی دفعہ وہاں سے
مٹھائی خریدتا دوبارہ لینے کی غرض سے ضرور آتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حسان نے انجینئیر نگ کی ہوئی تھی اس۔لئے وہ دکان پر بیٹھنے کو اپنی توہین گردانتا
تھا۔۔۔

ہاں حساب کرنے بشوق چلا آتا تھا۔۔۔۔

اس سے چھوٹا ذو لفقار باقاعدگی سے نہیں تو دو دو دن میں چکر لگا آتا تھا۔۔۔۔۔۔

جبکہ ریحان اور محسن باقاعدگی سے دکان جاتے تھے مٹھائیاں اور دیگر چیزیں ریحان
اپنی نگرانی میں تیار کرواتا تھا۔۔۔۔۔۔

یوں زندگی کے ماہ وسال گزرتے چلے گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سارے دن کے کام نمٹا کر اس کا تھکن سے برا حال تھا۔۔۔رات کے دس بجتے ہی وہ
سونے کی کرتی تھی۔۔۔۔۔

بچے اسکول جانے والے تھے تو صبح جلدی اٹھتے اور رات جلدی سو جاتے تھے۔۔۔۔۔

ریحان رات دیر سے ہی گھر آتا تھا۔۔۔۔۔

بائیک کے ہارن کی آواز پر وہ کچن میں کھانا گرم کرنے چلی گئی۔۔۔

ریحان دوپہر کا گیا ہوا رات ایک بجے آیا تھا جس کا مطلب مسلسل وہ دکان کے جھمیلوں میں الجھا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

موسم صبح سے ہی ابر آلود ہو رہا تھا۔۔۔رانیہ کا ارادہ کپڑے دھونے کا تھا لیکن موسم کے بگڑے تیور اسے بعض رکھے ہوئے تھے کپڑے دھونے کا کام کل پر ڈالتے ہوئے وہ کچن میں چلی گئی۔۔۔۔۔

آج گھر میں ہلچل مچی ہوئی تھی سب کہ فرمائشی پروگرام جاری تھے۔۔۔

کسی کو چائے کے ساتھ پکوڑے چاہیے تھے تو کوئی دھی بڑے کی چاہ میں رانیہ سے خوش آمدی تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

اور رانیہ منہ پہ مسکراہٹ سجائے سب کی خواہش پر عمل پیرا تھی۔۔۔۔۔۔

موٹی موٹی بوندیں اب موسلا

دھار بارش میں تبدیل ہو گئیں تھیں۔۔۔

سوندھی سوندھی سی خوشبو ہر سو پھیلی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گرج گرج کے ساتھ مینا زور و شور سے برس رہا تھا۔۔۔۔

سارے نوجوان بچے چھت پر جمع تھے۔۔۔۔۔۔

رانیہ تلے ہوئے پکوڑوں کو پلیٹ میں ڈالنے لگی تبھی عشبہ بھاگتی ہوئی کچن میں آئی۔۔۔

"مما مما وہ کمرہ میں پانی آرہا ہے جلدی چلیں۔۔"

رانیہ نے ہڑبڑا کر آنچ کم کی اور تقریباً بھاگتے ہوئے کمرہ تک پہنچی۔۔۔۔

کمرہ کی چھت پر نظر ڈالتے ہی اس کے ہاتھ پیر پھول گئے۔۔۔

پانی چھت کی دیواروں میں مر رہا تھا۔۔۔

اور قطرہ قطرہ کمرہ میں رکھے رانیہ کہ فرنیچر کو بھگو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

رانیہ نے ریحان کو کال پر ساری صورتحال سے اگاہ کیا اور خود عشبہ اور زاریہ کے ساتھ

سامان اِدھر اُدھر کرنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پندرہ بیس منٹ میں ریحان بارش میں بھیگا گھر پہنچا تھا۔۔ باقیوں کو بھی خبر ہوئی تو سب

وہیں جمع ہو گئے۔۔۔۔

البتہ محسن اور زولفقار ریحان کہ ساتھ مل کر الماری وغیرہ ہٹانے لگے۔۔۔۔۔۔

"تم پہلے ہی بتا دیتی رانیہ کہ تمہارہ کمرہ کی چھت پر دراڑ آ گئی ہے تو ہم پہلے ہی مرمت

کروالیتے۔۔۔

اب دیکھو کتنا مسئلہ بن گیا۔۔۔۔"

دروازہ میں کھڑی تبصرہ کرنے والی ناہید تھی۔۔

رانیہ نے ایک نظر اسے دیکھا جو تماشہ دیکھنے کہ ساتھ ساتھ الٹا اسے ہی باتیں سنا رہی تھی۔۔۔

مجال ہو جو ہل کہ ہاتھ بھی لگا یا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

"افففف یہ کیا مصیبت ہے اتنا اچھا سب انجوئے کر رہے تھے سارا مزہ کر کرا کر دیا رانیہ چاچی آپ نے۔۔۔۔"

ناہید کی بیٹی ربیعہ نے بگڑے موڈ کے ساتھ کہا اور پیر پٹختی وہاں سے واک اوٹ کر گئی۔۔۔

جب کہ رانیہ حق دق اس کے لہجہ پہ غور کرنے لگی۔۔۔۔

اس نے سوچا شاید ناہید بھابھی اسے اس بتمیزی پر ڈانٹیں لیکن ناہید الٹا رانیہ کو گھورنے لگی جیسے اس نے ہی چھت پر دراڑ ڈالی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

باقی بھی ایک ایک کر کہ جانے لگے فرنیچر تقریباً وہاں سے ہٹ چکا تھا۔۔۔۔۔

رانیہ کوئی فکروں نے اگھیرا تھا۔۔۔۔۔

آسمان پر بادل اب چھٹ چکے تھے۔۔۔۔لیکن رانیہ کے ذہن آنے والے وقت کو

سوچ کر ہلقان ہوئے جارہا۔ تھا۔۔۔۔۔۔۔

ایک نظر اس نے بیڈ پر سوئے چاروں بچوں پر ڈالی جو کچھ دیر پہلے ہی سو گئے تھے۔۔۔

اگست کا مہینہ شروع ہوا تو بارشوں نے بھی اپنے آنے کی خبر دے دی۔۔۔۔

"مون سون کی بارشیں تو پورا پورا ہفتہ چلتی ہیں۔۔۔۔

اگے کیا ہوگا آج تو جیسے تیسے کر کہ رات گزار لی۔۔۔۔۔۔

اس نے سر اونچا کر کہ چھت کی جانب دیکھا جو ابھی بھی گیلی ہورہی تھی البتہ پانی ٹپکنا

اب بند ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔"

گہری سانس کھینچ کر سر ہاتھوں پہ گرالیا۔۔۔۔

تبھی اسے اپنے کندھے پہ ہاتھ کا دباو محسوس ہوا۔۔۔

وہ اس لمس کو بخوبی پہچانتی تھی۔۔۔۔

اسودہ سی مسکراہٹ کہ ساتھ گردن موڑ کر ریحان کو دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ریحان نے بغور اس کے اترے ہوئے چہرہ کو دیکھا۔

نیند نہیں آرہی ؟؟؟

NEW ERA MAGAZINE.com Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ان حالات میں کس کو نیند آسکتی ہے بھلا۔۔۔۔۔"

رانیہ نے دکھ سے کہا:

پریشان تو ریحان بھی تھا۔۔۔ لیکن وہ مرد تھا اپنی پریشانی چھپانا اسے بخوبی آتا تھا۔۔۔

یوں رانیہ کی طرح سر پکڑ کر بیٹھنے سے تو کچھ حاصل نہ ہوتا البتہ پریشانی اور بڑھ جانی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تم فکر نہ کرو میں صبح بات کروں گا بھیا سے اب ایک کمرہ میں تو گزارہ مشکل سے مشکل تر ہوتا جارہا ہے اور پھر اب یہاں کی دیواریں بھی بوسیدہ ہو گئی ہیں۔۔۔"

بات کیا کرنی ہے آپ نے تو اپنا حصہ لینا ہے ویسے بھی کاغذات تو آپ کے نام ہیں ۔؟؟؟

ریحان کی بات پر رانیہ نے نا سمجھی سے دیکھا:

"ہاں لیکن اس مکان میں آدھا حصہ بھیا کہ نام بھی ہے۔۔۔۔"

اور ظاہری سی بات ہے جب تک وہ پورا مکان میرے نام نہیں کر دیتے تو ہم کیسے رہائش اختیار کر سکتے ہیں؟؟؟؟

رانیہ نے سمجھ کر اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک نئی امید کہ ساتھ وہ دونوں وہاں سے اٹھے تھے۔۔۔۔

****

کمرے میں موت کا سا سناٹا چھایا ہوا تھا سوئی بھی گرتی تو اسکی آواز کانوں میں سنائی دیتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تمھیں کیا مسئلہ ہے سب کہ ساتھ رہنے میں ؟؟؟

بھاری بھر کم آواز کمرے میں گونجی تھی۔۔۔۔۔

کچھ کہ چہرے پر تفکر کہ سائے لہرا رہے تھے جب کہ ناہید اور عائشہ پر سکون سی ساری باتوں سے لطف اندوز ہو رہیں تھیں۔۔

"بھیا اب بھی آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ کیا مسئلہ ہے کل سب آپ کے سامنے ہی تو ہوا تھا اور ویسے بھی اب بچے بڑے ہو رہے ہیں ایک کمرہ میں گزارہ مشکل سے ہوتا ہے ۔۔۔۔۔"

ریحان نے دبی دبی آواز میں شکوہ کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رانیہ دم سادھے حسان کے تاثرار کا جائزہ لے رہی تھی۔۔۔

کس نے ڈالی ہے آخر ہی خرافات تمہارے ذہن میں جو تمہیں ہماری بات سمجھ نہیں آرہی۔۔۔؟؟؟

حسان نے چبھتی نظروں سے رانیہ کو گھورا۔۔۔

صاف ظاہر تھا ان کی نگاہوں سے کہ اور کوئی نہیں رانیہ نے ہی اختلافات کا بیج بویا ہے۔۔۔۔۔

رانیہ تو اپنی جگہ چور سی ہو گئی جب کہ اس بارے میں تو کل تک سے پہلے ریحان سے اس کی اس موضوع پر کوئی بات بھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"کیسی خرافات میں تو اپنا حق مانگ رہا ہوں۔۔۔"

کیا حق مانگنا بھی خرافات ہے؟؟؟؟

حسان نے ریحان کہ چہرہ کو دیکھا ہلکی ہلکی سرخی نمودار تھی البتہ صبیح پیشانی بل سے پاک تھی۔۔۔۔۔

"تمہاری اس بات سے یہ ہی ظاہر ہو رہا ہے کہ تم بٹوارہ کروانا چاہتے ہو پھوٹ دلوا رہے ہو۔۔۔۔"

"بھیا آپ میری بات کو غلط رخ نہیں دے سکتے۔۔۔ کل کو ذولفقار بھائی اپنا حصہ مانگے گے تو کیا وہ بھی پھوٹ ڈلوائے گے۔۔۔۔۔"

ٹھیک ہے اگر تم بٹوارہ نہیں کروا رہے تو ہم "تمہارے پورشن کی مرمت کروا دیں گے

۔۔۔ایک کمرہ میں گزارہ نہیں ہوتا تو تین بنوا دیں گے۔۔۔۔"

حسان نے بات کو گول مٹول انداز میں پیش کیا:

"بھیا چلے میں مان لوں کہ آپ نئے سرے سے سارا پورشن بنوا دیں گے لیکن بات پھر وہیں اکر رکتی ہے کہ کب تک ہم ذوالفقار بھائی کہ گھر میں رہتے رہیں گے آخر ان کو بھی آپنے بچوں کے لئے گھر تو چاہیئے نہ پھر سال دو سال میں ان کی شادیاں بھی کرنی ہو گی۔۔۔جب بھی تو ہم نکلیں گے نہ تو یہ کام ابھی ہی کیوں نہ کر لیں۔۔۔۔۔۔۔۔"

حسان نے گہری نظروں سے ریحان کو دیکھا جو اپنے موقف پہ ڈٹا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ذوالفقار اور محسن ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئے۔۔۔۔۔۔۔۔

"ٹھیک ہے اگر تم اتنے ہی عاجز آچکے ہو ساتھ رہنے سے تو ہم تمھیں اپارٹمنٹ کرائے پر دلوا دیتے ہیں۔۔۔۔۔۔"

حسان نے گویا احسان عظیم کرتے ہوئے کہا:

لیکن بابا نے تو میرے نام پورا مکان کیا تھا؟؟؟؟؟

ریحان کی بات پر حسان نے بے چینی سے پہلو بدلا۔۔۔۔۔۔۔

"ہاں لیکن اب وہ میرے نام ہے۔۔۔۔۔"

حسان نے صوفہ سے پشت لگاتے ہوئے گویا دھماکہ کیا:

ریحان نے بے یقینی سے باپ کی جگہ بیٹھے بھائی کو دیکھا جو کتنی آسانی سے اسکے حق کو اپنا حق کہہ رہا تھے۔۔۔۔۔

"تمہارے مکان پر کافی سارے ٹیکس لگئے ہوئے تھے اب انھیں بھی تو ادا کرنا تھا نہ تم نے تو کاغذات دے کر اپنا بوجھ ہی اتار پھینکنا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رانیہ ہقہ بقہ ان دونوں کی گفتگو سن رہی تھی اور سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

لیکن کاغذات مانگتے ہوئے تو آپ نے یہ سب نہیں کہا تھا؟؟؟

ریحان کو ابھی بھی یقین نہیں ہو رہا تھا۔۔۔شاید جو وہ سمجھ رہا ہو وہ بات نہ ہو۔۔۔۔۔۔

"میں نے ساری بات تمہارے سامنے رکھی تھی ریحان جب تم سے دستخط لئے جا رہے تھے تمھیں جب تصدیق کر لینی چاہیئے تھی۔۔۔"

حسان نے دیدہ دلیری سے کہتے ہوئے ٹانگ پر ٹانگ چڑہائی۔۔۔۔۔۔۔

لیکن یہ تو ناانصافی ہے آپ مجھے میرے حق سے کیسے محروم کر سکتے ہیں؟؟؟

"جب کہ بابا ہم سب کہ نام کچھ نہ کچھ کر کے گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"دیکھو ریحان تم سمجھنے کی کوشش کیوں نہیں کر رہے ہے یہ سب میں نے تمہاری بھلائی کیلئے کیا ہے اگر میں ایسا نہیں کرتا تو تم پر جرمانہ عائد ہو سکتا تھا ٹیکس نہ دینے پر۔۔۔"

"ٹھیک ہے تو اب آپ وہ میرے دوبارہ نام کر دیں"

"اب ایسا ممکن نہیں ہے تم بھول جاو اب اس مکان کو۔۔۔"

حسان نے ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا جیسے کسی گرد کو ہاتھوں سے ہٹانا چاہ رہا ہو۔۔۔

کوئی دس یا بیس ہزار نہیں بلکہ کروڑوں کی مالیت کا پلاٹ تھا جو ریحان کہ حصہ میں آیا تھا۔۔۔

ریحان کو لگا اندر تک کچھ ٹوٹتا جا رہا ہے۔۔۔ شاید یقین تھا یا شاید وہ مان تھا جو اولاد کو اپنے ماں باپ پر ہوتا ہے ہاں یہ وہی مان تھا جو ریحان کو اپنے بھیا پر تھا۔۔۔

کیا کاغذ کہ ٹکڑے اتنے طاقتور ہوتے ہیں کہ خون کے رشتوں کو اندر تک کھوکھلا کر دیتے ہیں ؟؟؟

"تم فکر کیوں کر رہے ہو کچھ سال انتظار کر لو میں تمہیں دوسرا مکان خرید کر دے دوں گا ابھی فلحال تم اپارٹمنٹ میں شفٹ ہو جاو۔۔۔۔۔۔۔"

حسان نے اسکے بکھرے وجود کو۔دیکھ کر کہا:

ریحان نے جن نظروں سے حسان کو دیکھا تھا حسان نے اپنے نظریں چرائی تھیں۔۔۔

ان نظروں میں ٹوٹے ہوئے کانچ کے ٹکڑے سے لگائے جانے والے وہ زخم تھے جو

روح تک کو لہولہان کر گئے تھے۔۔۔۔

وہ مرے قدموں سے کمرہ سے نکلا تھا اس کہ پیچھے رانیہ تھی۔۔۔

وہاں بیٹھے تمام نفوس کہ چہروں پر گہری مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

****

"دیکھا آپ نے کیسا ریحان آپ سے دوبدو بات کر رہا تھا۔۔۔۔

بھلا کوئی اپنے بڑے بھائی سے اس طرح سے حساب منگتا بھی ہے بھائی بھی وہ جس نے

باپ کے بعد ان کے باپ کا حق ادا کیا تھا۔۔۔۔۔"

حسان کمرہ میں داخل ہوا تو ناہید نے گوہر افشانی کی۔۔۔۔۔

"یہ سارا فساد رانیہ کا پھیلا یا ہوا ہے ریحان نے تو آج تک مجھے اف تک نہیں کہا اور اب

وہ اپنا حق ایسے مانگ رہا ہے جیسے میں غاسب ہوں کھا جاوں گا اسکا حصہ۔۔۔۔"

حسان نے کندھوں سے شال اتار کر رکھی اور بیڈ پر نیم دراز ہو گیا:

اب کیا کریں گے ؟؟؟؟؟آج ریحان اپنا حق مانگ رہا ہے کل کو ذولفقار اور محسن نے

بھی مطالبہ کیا تو؟؟؟؟؟

ناہید کو ساری جائیداد ہاتھوں سے جاتی ہوئی دکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

"تو کیا انھیں ان کا حصہ دے دوں گا ویسے بھی ان کے مکانوں کے کاغذات انہی کے نام ہیں۔۔۔۔۔۔"

"اور ریحان وہ تو یقیناً اب چپ نہیں بیٹھے گا اور ہو سکتا ہے وہ عدالت کا دروازہ کھٹکھٹائے۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اول تو میں اسے جانتا ہوں کہ وہ عدالت وغیرہ کے جنجھٹ میں نہیں پڑیگا اس کے لئے بھی اچھی خاصی رقم درکار ہے جو کہ فلحال ریحان کہ پاس نہیں ہے۔۔۔۔۔ بلفرض اگر وہ کہیں سے لے دے کہ ایسا کرتا ہے تو دنیا کی کسی بھی عدالت میں چلا جائے اسکا کیس کمزور ہے کوئی بھی وکیل نہیں لڑے گا کیوں کہ کاغذات پر اسکے انگوٹھے کا نشان واضح ہے۔۔۔۔۔۔جو کہ اس بات کی گواہی ہے کہ خود اپنی مرضی سے اس نے وہ مکان میرے نام کیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"

اب کھانا۔ بھی لگواو گی یا تفتیش ہی کرتی رہو گی؟؟؟؟

حسان نے اسے لب کھولتے دیکھا تو ٹوک گیا۔۔۔۔۔

"جا رہی ہوں مجھ پر ہی غصہ کرنا۔۔۔"

ناہید نخوت سے کہتی ہوئی دھپ دھپ کرکے کمرہ سے واک آوٹ کر گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ حسان اگے کا لائحہ عمل سوچنے لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے یقین نہیں آرہا بھیا اپنی زبان سے کیسے پھر سکتے ہیں؟؟؟

ریحان کا سوچ سوچ کر دماغ سن ہو گیا تھا جتنا سوچتا اتنا ہی الجھ جاتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دل تھا کہ دھاڑے مار کر رونا چاہتا تھا کہ اس کے اپنے سگے خون نے چند پیسو کے عوض اتنا بڑا افراڈ کیا تھا بھلا کوئی اپنے خون کے ساتھ حق تلفی کیسے کر سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بھائی جس پر انکھ بن کر کہ ان کی ہر بات کو تسلیم کرتا تھا شاید یہ ہی اس کی غلطی تھی کیوں اس نے اندھا اعتماد کیا کیوں وہ یہ بات بھول گیا تھا کہ جس پر دولت کا نشہ سوار ہو جائے اسے تو اپنی بیوی، اپنی اولاد بھی یاد نہیں رہتی وہ تو پھر بھائی تھا وہ بھی چھوٹا جو ان کہ خلاف جانے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔۔۔

"جس مقام پر حسان فائز تھا آج اسی مقام سے بہت نیچے وہ ا گرا تھا وجہ لالچ تھی بہت پیسے کی لالچ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ریحان نے انکھوں میں آئی نمی کو انگھوٹہ سے صاف کیا تھا۔۔۔۔۔

رانیہ خاموشی سے ریحان کو دیکھ رہی تھی اس سمہ تو اس کہ پاس بھی دلاسہ کیلئے الفاظ ختم ہو گئے تھے نقصان تو اس کا اور اس کے بچوں کا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

****

ناشتہ کی ٹیبل پر ایک غیر معمولی سی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔

سب اپنے اپنے ناشتہ کی جانب توجہ کئے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔

تبھی ذو لفقار نے کھنکھار کر بات کا آغاز کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

"بھائی میں چاہ رہا تھا کہ اب ہمیں الگ ہو جانا چاہیئے یوں بھی ریحان تو اب شفٹ کر ہی رہا ہے تو میں چاہ رہا تھا کہ آپ لوگ بھی اپنے اپنے گھروں میں شفٹ ہو جائیں ۔۔۔۔۔۔۔"

ذو لفقار کی بات پر حسان کہ چہرہ پر بل نمایاں ہوئے۔۔۔۔۔۔۔۔

"ٹھیک ہے تم دونوں کہ کاغذات مل جائیں گے۔۔"

"میری رائے یہ ہے کہ لگے ہاتھوں آپ دکان کا بھی بٹوارہ کر دیں تا کہ ہم دوبارہ سے اپنا کوئی کاروبار شروع کر لیں۔۔۔۔۔"

ذولفقار نے جھجکتے ہوئے بات مکمل کی۔۔۔۔

جو بھی تھا حسان کا روب اور دبدبہ سامنے والے کو جھجکنے پر مجبور کر دیتا تھا۔۔۔۔۔۔

"بابا نے تمہارے نام صرف مکان ہی کیا۔ تھا جو تمھیں مل جائے گا۔۔۔دکان کو رہنے

دو۔۔۔جو کاروبار چل رہا ہے اسے چلنے دو۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

حسان نے نہایت تلخی سے کہا گویا اسے دکان کے بٹوارہ کی بات ناگوار گزری

ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

"بھائی اس کاروبار میں ہماری بھی محنت لگی ہوئی ہے آپ ہمیں اس میں سے ادھا حصہ

رقم کی صورت میں دے دیں۔۔۔

تاکہ کل کو کسی کہ آگے ہاتھ نہ پھیلانا۔ پڑے۔۔۔۔۔۔۔"

جی بھیا میں ذولفقار بھائی کی رائے سے اتفاق کرتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

محسن نے بھی اپنا مطالبہ کیا:

اس سارے عرصہ میں ریحان خاموش تماشائی بنا سب سن رہا تھا۔۔۔اور اپنا احتساب

کر رہا تھا کہ اگر وہ بھی ڈنکے کی چوٹ پر بات کرتا تو یوں اس کے ساتھ دھوکا نہ ہوتا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"تم فلحال مکان کہ کاغذات تو لو باقی کا دیکھتے ہیں پھر۔۔۔۔"

حسان نے ٹالنے والے انداز میں کہا۔۔۔۔

اور کرسی چھوڑ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔۔

ایک نظر سر جھکائے بیٹھے ریحان پر ڈال کر کمرہ کی جانب چل دیا۔۔۔۔۔۔

جب کہ ذوالفقار نے شاہین کی جانب معنی خیزی سے دیکھا:

"میں تو کہتی ہوں آپ بھی اپنا حصہ مانگ لیں ایسا نہ ہو کہ حسان بھائی ہمارے حصہ پر بھی قابض ہو جائیں۔۔۔۔۔"

دماغ ٹھیک ہے تمہارا یہ کس قسم کی باتیں کر رہی ہو؟؟؟

محسن نے کڑے تیوروں سے عائشہ کو گھورا۔۔۔۔۔

" صحیح کہہ رہی ہوں یہ تو کوئی بچہ بھی سمجھ لے کہ حسان بھائی کس طرح سے ریحان کو دھوکہ دے رہیں ہیں۔۔۔۔۔

میں تو کہہ رہی ہوں تم جلد از جلد اپنا حصہ لے لو مکان میں سے بھی اور دکان میں سے بھی۔۔۔۔۔"

محسن نے پر سوچ انداز میں سر ہلایا جیسے عائشہ کی بات پر اتفاق کر رہا ہو۔۔۔۔۔۔

"میں بھیا سے بات کروں گا ریحان کو کچھ تو دیں اس کے تو بچے بھی ابھی چھوٹے ہیں

۔۔۔"

"تمھیں کیا پڑی کسی کہ معاملات میں ٹانگ آڑانے کی۔۔اپنا حصہ لو اور خاموشی اختیار

کرو۔۔۔۔۔"

عائشہ نے نخوت سے کہا:

"بھائی ہے وہ میرا اب ایسے تو نہیں چھوڑ سکتا نہ۔۔۔۔"

"اونہو بھائی ہے۔۔۔"

عائشہ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا:

محسن گھور کر۔عائشہ کی جانب دیکھا:

"تو احسان بھائی کہ بھی بھائی ہی لگتے ہیں نہ کیا پتا کیا معملات ہیں اندر ہی اندر مجھے کون

سا کچھ بتاتی ہے رانیہ۔۔۔

ریحان نے بھی تو کچھ نہ کچھ کیا ہی ہو گا نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

عائشہ ہاتھ نچاتی ہوئی تیز تیز بول رہی تھی۔۔

"کہے دیتی ہوں میں کسی کی حمایت میں بولنے کی ضرورت نہیں ہم کیوں بُرے بنے بھیاسے ہمارے ساتھ تو کچھ نہیں کیانہ۔۔۔۔۔۔"

محسن عائشہ کی باتوں میں اس قدر الجھ گیا کہ جو کام کرنے آیا تھا۔وہ ذہن سے نکل گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ماحول میں ایک بے نام خاموشی رائج ہو گی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بڑوں کے بیچ تلخی نے اپنی جگہ بنالی تھی چھوٹی چھوٹی بات میں بھی ایک دوسرے کی رائے لی جاتی تھی لیکن حسان کے اس عمل نے سب کو اپنے تک محدود کر دیا تھا

۔۔۔۔۔

البتہ بچہ اپنے شغل میلوں میں مصروف رہتے۔۔۔۔

"ارے بھابھی آپ کیوں بنا رہیں ہیں لائیں میں بنادوں۔۔۔۔"

رانیہ کھانا بنانے کی غرض سے کچن میں ہی آ رہی تھی تو شاہین کو روٹی بیلتے دیکھا تو خلوص سے بول اٹھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"رہنے دو تمھیں اپنے میاں کے کان بھرنے سے فرصت ملے تو تم گھر کو دیکھو۔۔۔ ادھی ادھی زندگی گزر گی مگر ہمیں تو ابھی تک اپنے میاں کو قابو کرنا نہ آیا۔۔۔۔"

شاہین نے طنز میں بجھے تیروں کی برسات کر دی جیسے کب سے بھری بیٹھی تھی۔۔۔ رانیہ کہ چودہ طبق روشن ہو گئے تھے۔۔۔وہ جو سارا سارا دن بھاگ بھاگ کر گھر کے تمام کام سرانجام دیتی تھی سب پر پانی پھیر دیا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"سچ ہی کہتے ہیں لوگوں سے امید رکھنے سے بہتر ہے بندہ آندھے کوئیں میں چھلانگ لگا لے"

"انسانوں سے کبھی امید نہیں لگانی چاہیئے زات خدا کہ علاوہ۔۔۔"

"وہ اگر دے دے تو جتاتا نہیں اور اگر نہ دے تو رسوا بھی نہیں کرتا۔۔۔۔"

بہت سے آنسو اس کی آنکھوں میں جمع ہو کر تالاب کا منظر پیش کر رہے تھے۔۔ کیا اپنا حق مانگنا بھی جرم ہے۔۔۔۔رانیہ اگر تھوڑی دیر اور وہاں رہتی تو بکھر جاتی۔۔۔

دھیرے دھیرے چلتی ہوئی وہاں سے نکل گئ۔۔اسے دکھ پہنچا تھا بہت دکھ۔۔۔

اسکا کیا قصور اس سب میں ہر کوئی اسے ہی موردالزام ٹھہرا رہا ہے وہ تو زیادہ بات بھی نہیں کرتی تھی کسی سے اپنے کام سے کام رکھنا اس کی عادت میں شامل تھا۔۔۔۔

آج خلاف معمول ریحان کی کچھ طبیعیت ناساز تھی جس کی وجہ سے دیر سے ہی وہ کچن میں گئ تھی۔۔۔۔۔"

صحن میں کھڑے ہو کر دوپٹہ سے اپنی نم انکھیں خشک کیں وہ ہرگز بھی ریحان کو کوئی تاثر نہیں دینا چاہتی تھی وہ تو خود کل سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھا۔۔۔اسے سب بتا کر وہ اور پریشان کرنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا تم آج دکان نہیں گئے ؟؟؟

تھوڑی دیر پہلے ہی ذولفقار نے حسان کو بتایا تھا کہ ریحان آج دکان نہیں آیا اور یہ پہلی دفعہ تھا سارے عرصہ میں۔۔

ورنہ وہ باقاعدگی سے دکان جاتا تھا۔۔۔۔۔

حسان خود ہی وجہ دریافت کرنے کمرے میں چلا آیا تھا۔۔۔۔

ریحان نے حسان کو کمرے میں آتے دیکھا تو اٹھ کر بیٹھ گیا:

"کچھ نہیں بھیا وہ بس تھوڑا سر میں درد تھا۔۔۔۔۔"

ریحان چاہتے ہوئے بھی لفظوں میں تلخی اختیار نہیں کر سکا۔۔۔۔۔

یہ اس تربیت ہی تھی جس نے آج تک بڑے بھائی کہ سامنے اونچی آواز میں بات تک نہ کی تھی۔۔اور تربیت تو حسان کی بھی ہوئی تھی تو کیا دولت کو دیکھ کے وہ سب بلائے طاق رکھتا چلا گیا۔۔۔۔۔۔

یہ احساس کئے بغیر کہ اس کے اس عمل سے ریحان پر کون سی قیامت گزرے گی؟؟؟

وائے رہ قسمت دولت شئہ ہی بری ہے۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد باری تعالی ہے:-لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ ان کا مقصد ان کا پیٹ ہو گا اور دولت ان کی عزت ہو گی اور عورت ان کا قبلہ ہو گا اور روپیہ ان کا دین ہو گا اور وہ بدترین لوگ ہوں گے اور آخرت میں ان کا حصہ نہیں ہو گا۔"

کنزالایمان

"برخوردار پھر دوائی لو یوں عورتوں کی طرح منہ لپیٹے کیوں پڑ گئے۔۔۔۔۔"

ریحان پھیکی ہنسی ہنس دیا۔۔۔

"دیکھو ریحان تمھیں ہر گز بھی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں تمھیں یوں خالی ہاتھ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔جب تک کوئی نیا مکان نا دیکھ لوں تب تک تم اپارٹمنٹ میں رہو۔۔۔فرنیشنگ وغیرہ کی کوئی فکر نہ کرنا وہ میں کروا دوں گا بس تم اپنا سامان لے لینا جو لے جانا چاہو۔۔۔۔"

ریحان خاموش نظروں سے حسان کو دیکھنے لگا۔۔۔۔

"ارے یار وہ میں یہ کہنے آیا تھا کہ میں نے مرسیڈیز پسند کی تھی آج پے منٹ کرنے جا رہا ہوں تو تم بھی چلو اپنی پسند کا کلر بتا دینا۔۔۔۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ریحان نے نا سمجھی سے حسان کو دیکھا۔۔۔

"ارے بھائی میں نے تمہارے لئے ہی لینی ہے۔۔۔"

"لیکن بھیا مجھے ضرورت نہیں ہے بائیک ہے میرے پاس۔۔۔۔"

"کیسے ضرورت نہیں ہے چاروں بچوں کو کیسے اسکول چھوڑنے جاتے ہو بائیک پر دیکھ لیا میں نے۔۔۔۔"

حسان نے گویا ناک سے مکھی اُڑائی۔۔۔۔۔۔

"اور رہی بائیک کی بات تو وہ مجھے دے دینا میں رمیض کو دے دوں گا کئی دنوں سے ضد

کر رہا۔ ہے بابا مجھے بائیک دلائیں۔۔۔۔۔"

حسان نے بیٹے کا نام لیتے ہوئے کہا:

حسان کے دو بیٹے تھے رمیض اور رومان۔۔۔

رمیض یونیورسٹی میں تھا جبکہ رومان باہر گیا ہوا تھا ہائر اسٹیڈی کیلیئے۔۔۔ پچھلے پانچ سال سے وہ سکاٹ لینڈ میں مقیم تھا اور اب وہیں اپنا کاروبار سیٹ کر لیا تھا ان سالوں میں صرف ایک دفعہ پاکستان آیا تھا۔۔۔۔

"لیکن میرے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں کہ میں اپارٹمنٹ کا کرایہ دے سکوں۔۔۔۔"

ریحان نے کس قدر بے بسی سے کہا تھا یہ وہ اور اس کا رب ہی جانتا تھا۔۔۔ن

یہ کیا تم نے غیروں والی بات کر دی میں مر گیا ہوں کیا؟؟

"میں دوں گا کرایہ اور جو چیز لینی ہو بتاؤ مجھے۔۔۔۔ فلحال تو میں تمہارے اکاونٹ میں پچاس ہزار ٹرانسفر کروا رہا ہوں۔۔۔ باقی اگر ضرورت ہو تو بلا جھجک کہہ دینا۔۔۔۔"

حسان کندھا تھپک کر باہر چلا گیا جبکہ ریحان نے اداس نظروں سے اس کو جاتا ہوا دیکھا تھا

"یہ کیسا ہمدرد تھا جو درد دے کر مرہم رکھ رہا تھا اور مرہم بھی وہ جو بے اثر ہو۔۔۔۔"

"وجود کی بساط پر
بڑی عجیب مات تھی
یقین لٹا کے چل دیے
گماں بچا کہ رکھ لیے"

رانیہ ٹرے میں پانی کا۔گلاس لئے کمرہ میں چلی آئی۔۔۔۔۔

ریحان کو سوچوں میں غلطاں پایا تو پوچھے بنا نہ رہ سکی۔۔۔۔۔

کیا ہوا کیا سوچ رہیں ہیں؟؟؟

ریحان نے نفی میں گردن ہلائی۔۔اور گولی کھا کر پانی پینے لگا۔۔۔

درد سر اب بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔

پھر کیا سوچا ہے آپ نے کیا کرنا ہے؟؟؟؟

رانیہ نے سائیڈ ٹیبل پر گلاس رکھتے ہوئے استفسار کیا:

"بھیا کہہ تو رہے ہیں کہ اپارٹمنٹ دلوائیں گے فلحال تو وہیں قیام کرنا پڑے گا

"۔۔۔۔۔

ریحان نے دھیمہ انداز میں کہہ کر ماتھار گڑا۔۔۔۔

رانیہ کے پاس کہنے کو سارے الفاظ ہی ختم ہو گئے تھے۔۔

اس کا دل ہی اچاٹ ہو گیا تھا ہر شئۃ سے۔۔۔

وہ اپنے آپ کو وقت کہ دھارے پہ چھوڑ چکی تھی۔۔۔۔۔

اللہ کہ سپرد کر دیئے تھے اپنے تمام حالات وہ ہی ہمت و حوصلہ دینے والا ہے۔۔۔۔

ریحان سے لڑ جھگڑ کر وہ رہا سہا سکون تو غارت نہیں کر سکتی تھی اب۔۔یہ مشکل وقت بھی آسانی میں بدل جائے گا۔۔۔۔۔

آخر ضرورت ہی کیا ہے یہ سب دینے کی خوامواخہ کا خرچہ پہلے بھی تو لیکر جا ہی رہا تھا نہ ؟؟؟

شاہین سے یہ بات ہی ہضم نہیں ہو رہی تھی کہ حسان ریحان کو مرسیڈیز لے کر دے رہا ہے۔۔۔

پچھلے آدھے گھنٹے سے وہ حسان کے سر پر سوار تھی۔۔۔۔۔۔

تم نے یہ جاسوسی کب سے شروع کردی؟؟

ابھی تو یہ بات میرے اور ریحان کہ ہی بیچ حائل تھی۔۔۔۔۔۔۔

حسان کہ کہنے پر شاہین نے گڑبڑا کر دیکھا۔۔۔

"مجھے کیا پڑی کسی کی جاسوسی کرنے کو وہ تو میں گزر رہی تھی تو کانوں میں پڑ گئی

۔۔۔۔۔۔"

شاہین نے سنبھل کر صفائی پیش کی۔۔۔۔

"بات کو گول مول نہ کریں۔۔۔لو بھلا بتاو میرا بچہ سالوں سے کہہ رہا ہے کہ بائیک

دلادیں تب تو کانوں پہ جوں نہ رینگی۔۔۔۔۔"

شاہین پورا زور لگا رہی تھی کہ کسی طرح حسان اپنی بات سے مکر جائے۔۔۔

"میرے خیال میں میں نے تمھیں ساری باتیں بتا کر نری بے وقوفی کی ہے۔۔۔۔"

حسان نے افسوس سے گردن ہلائی۔۔۔۔۔

"آپ تو میرے ہی پیچھے پڑ گئے ہاتھ دھو کر نہ بتائیں میں کون سا مرے جا رہی ہوں

۔۔۔۔"

"شاہین تمھاری عقل اتنی موٹی کیوں ہے یہ سب چیزیں اس لئے دے رہا ہوں کہ وہ

اپنے موقف سے ہٹ جائے تاکہ مجھ سے نئے گھر کا مطالبہ نہ کرسکے۔۔۔۔"

حسان نے شاہین کو بگڑتے دیکھا تو سمجھانے لگا۔۔۔۔۔۔

شاہین جو کی ناراض ناراض نظروں سے دیکھ رہی تھی حسان کی بات پر انکھیں چمک اٹھیں۔۔۔اور لب مسکراہٹ میں تبدیل ہو گئے۔۔۔۔۔۔۔

اس نے تو ان سب عنایت کہ پس پردہ سوچا ہی نہیں تھا واقعی وہ کتنی کم عقل تھی۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اچھا اب جا کر ڈھنڈ ھورا نہ پیٹ دے نہ"

"میں بھلا کیوں اپنے پیروں پر کلہاڑی مارنے لگی۔۔۔۔۔"

شاہین نے چمک کر کہا:

"کافی سمجھدار ہو گئی ہو میری صحبت میں۔۔۔"

حسان نے معنی خیزی سے کہا:

اسی بات پر ایک چائے کا کپ تو پلا دو۔؟؟

"بناتی ہوں۔۔۔"

شاہین منہ کہ زاویہ بناتی ہوئی کچن کی جانب چلی گئ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رانیہ نے بریانی دم پر لگائی اور جلدی جلدی رائتہ بنانے لگی اتوار کا دن تھا تو سب گھر میں ہی تھے عموماً اتوار کہ دن خاص طور پر کھانے پر اہتمام کیا جاتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

شاہین کی بات ابھی بھی رانیہ کہ ذہن میں ہی تھی وہ چاہتی تو دوسرے دن کمرہ سے باہر نہ نکلتی لیکن عادتاً وہ لڑاکا مزاج کی نہ تھی اور نہ ہی چھوٹی چھوٹی باتوں کو بنیاد بنا کر جھگڑا ڈالنا اس کی عادت میں شمار تھا شاید یہ ہی وجہ تھی کہ اتنے عرصہ اس نے ایک ساتھ نبھا کر لیا تھا ورنہ ناہید اور شاہین ایک ہی طبیعت کی تھیں نکتہ چینی کرنا ان کی عادت میں شمار تھا۔۔۔ کہتی تو وہ عائشہ کو بھی تھیں لیکن عائشہ ادھار رکھنے کی قائل نہ تھی وہ ایک سنا تیں تو وہ ایک کی جگہ دس سنا کر یہ جا وہ جا۔۔۔

شروع شروع میں تو کافی ہنگامے برپا ہوتے تھے۔۔ پھر دونوں نے اسے کہنا چھوڑ دیا تھا یوں روز روز کی لڑائی سے گھر کا ماحول خراب ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

"عورتوں کی سیاست تو ہمیشہ سے ہی چلی آ رہی ہے اصل مرد وہ ہی ہے جو اپنی انکھیں اور کان کھلے رکھے ایک طرفہ بات سن کر اس پر رائے قائم کرنا غلط ہے جبکہ دونون شریکین کی بات کو سنے اور درست فیصلہ کا انتخاب کرے۔۔۔۔۔۔۔۔"

"لیکن ہمارے معاشرے میں الٹ طریقہ پایا جاتا ہے اکثر بیوی کی باتوں میں اکر ماں،

بھائی، بہن سے تعلقات خراب کر دیتے ہیں پھر بعد میں پچھتاتے ہیں۔۔۔تو میں ان مردوں سے یہ ہی کہوں گی کہ پچھتانے سے پہلے ہی اپنے معاملات درست رکھیں۔۔۔ اوران بیویوں سے بھی یہ کہنا چاہوں گی کہ خوامخواہ اپنے شوہروں کوان کے خونی رشتوں سے بدزن کرنا چھوڑدیں۔۔۔اپنے سسرالیوں کو اگر آپ گھر کی سی عزت دیں گی تو اس۔میں آپ کا ہی فائدہ ہے۔۔۔
کیوں کہ خونی رشتوں میں وقتی طور پر تو خلش آجاتی ہے آپ کی باتوں سے لیکن یہ رشتے انتہائی پکے سچے اور مضبوط ہوتے ہیں۔۔۔ان میں کشش ہر رشتہ سے زیادہ ہوتی ہے جو۔کہیں نہ کہیں اپنی جانب راغب کرواہی لیتی ہے۔۔۔۔۔۔
اور پھر آپ کی اصلیت بھی واضح ہو جاتی ہے۔۔۔"

بظاہر تو پر سکون ماحول میں کھانا کھایا جارہا تھا لیکن دلوں میں جو کدورتیں پروان چڑھ رہیں تھیں ان کو ختم کرنے کا فلوقت کسی کو خیال نہیں تھا۔۔۔۔۔۔
حسان نے زور سے پلیٹ میں چمچ پھینکا جس کی آواز وہاں بیٹھے ہر نفوس نے بخوبی سنی تھی۔۔۔
شاہین تمھیں کباب بنانے نہیں آتے؟؟؟

حسان نے غصہ سے بیوی کو گھورا۔۔۔

کیوں کیا ہوا؟؟

شاہین نے گڑبڑاتے ہوئے پوچھا:

سب کھانا چھوڑ کر کبھی حسان کو دیکھتے تو کبھی شاہین کو۔۔۔۔۔۔۔۔

"اتنی مرچیں اوپر صحیح سے تلے بھی نہیں گئے۔۔۔"

کیا کھانا بنانا بھول چکی ہو تم؟؟

حسان نے زور سے پلیٹ پیچھے کھسکھسائی۔۔۔۔۔

"آج تو سارا کھانا رانیہ نے ہی بنایا۔ہے۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہین نے خونخوار نظروں سے رانیہ کو گھورا۔۔۔۔۔۔

رانیہ ہونقوں کی طرح دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔

ابھی حسان لب کھولنے ہی والا تھا کہ ریحان بول اٹھا۔۔۔۔۔

"بھیا کباب تو بلکل ٹھیک ہیں یہ دیکھیں اندر سے بھی پکے ہوئے ہیں۔۔۔۔"

ریحان نے کہتے ساتھ ہی حسان کی جانب کباب کی پلیٹ کھسکھائی۔۔۔۔

حسان نے ایک نظر پلیٹ کو دیکھا۔۔۔۔۔۔

تو تمہارا کیا مطلب ہے میں جھوٹ بول رہا ہوں؟؟

حسان کی توپوں کا رخ اب ریحان کی جانب ہو چکا تھا۔۔۔

نہیں بھیا ہو سکتا ہے کہ آپ نے جو کباب لیا ہو وہ کچا رہ گیا ہو؟؟؟

حسان نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا اور دوبارہ کھانے کی جانب متوجہ ہو گیا:

اس کے کھاتے ہی سب نے کھانا شروع کر دیا سوائے رانیہ کہ۔۔۔

اس کا دل اندر تک کٹ گیا تھا اتنی بے عزتی، اتنی سبکی۔۔۔ بمشکل اس نے آنسوؤں کو حلق میں اتارا تھا۔۔۔دل تو چاہ رہا تھا بھاگ جائے اس ماحول سے لیکن وہ یہ بھی نہ کر سکی ٹیبل چھوڑ کر اٹھنا اسے نئے امتحان سے مترادف کروا دیتا۔۔۔۔۔

آنسو پیتی مجبوراً وہ وہیں دم سادھے بیٹھی رہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کسی کو اس کا خیال ہی نہیں آیا تھا نہ ہی معذرت کے دو الفاظ کسی کہ منہ سے نکلے تھے

۔۔۔

اس کی اہمیت تو ملازمہ سے بھی گئی گزری تھی۔۔۔ ملازمہ کو تو پوچھ بھی لیتے ہیں

۔۔۔۔۔۔

جیسے ہی حسان کھانا کھا کر ہٹا تو رانیہ سیٹ چھوڑتی ہوئی نامحسوس انداز میں اپنے پورشن کی جانب چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ریحان کمرہ میں آیا تو رانیہ بیڈ پر چت لیتی ہوئی تھی جسم ہولے ہولے لرز رہا تھا جیسے تھوڑی دیر پہلے بہت سا روئی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بظاہر تو ایسا لگ رہا تھا کہ وہ سوئی ہوئی ہے لیکن ریحان جانتا تھا وہ سو نہیں رہی تھی۔۔۔

سائیڈ ٹیبل پر کھانے کی ٹرے رکھی۔۔۔۔۔

رانیہ ؟؟؟

دھیرے سے پکارا گیا:

رانیہ نے انکھوں سے بازو ہٹا کر دیکھا۔۔۔

پلکیں ابھی بھی نم تھیں۔۔۔۔۔۔

"منہ دھو کر آؤ اور کھانا کھاو۔۔۔۔۔۔"

مدھم آواز میں کہتے ہوئے اسے اٹھنے کا کہا:

رانیہ نے ایک نظر کھانے کی ٹرے پہ ڈالی۔۔۔۔

"بھوک نہیں ہے مجھے۔۔۔۔"

کہتے ساتھ ہی سر جھکا گئی۔۔۔

انکھوں میں نمی تیرنے لگی۔۔۔۔۔ل

ریحان نے سرد سانس کھینچی۔۔۔۔

اور برابر میں بیٹھ گیا:

"مجھے پتا ہے تمہارا دل دکھا ہے اس کے لئے میں تم سے معافی مانگتا ہوں رانیہ۔۔۔۔

"

آپ کیوں معافی مانگ رہے ہیں؟؟

"آپ کی تو کوئی غلطی نہیں ہے۔۔۔"

رانیہ نے آنکھوں کی نمی صاف کی۔۔۔۔۔۔۔

"پتا نہیں رانیہ میری غلطی ہے بھی یا نہیں لیکن تمہاری کوئی غلطی نہیں تھی بھیا کو اس طرح نہیں کہنا۔چاہیئے تھا۔۔۔۔"

ریحان نے گردن جھکالی تھی۔۔۔۔۔۔۔

"لیکن اب تم بھوکی بیٹھی ہو یہ تمہاری غلطی ہے آج سارا دن کچن میں رہیں تم باقی کسی نے بھی کچن میں جھانکنے کی کوشش نہیں کی۔۔۔

اور اب بغیر کھائے پیئے آٹھ کے آ گئیں۔۔۔۔۔"

ریحان نے شکوہ کناں نظروں سے دیکھا:

"تو اور کیا کرتی آپ نے دیکھا تو تھا سب کیسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

"جب تک تم خود کو اہمیت نہیں دو گی تو کوئی بھی تمہیں اہمیت نہیں دے گا آج میں نے

خیال کر لیا کل کو میں بھی پیچھے ہٹ جاوں گا یہ کہہ کر کہ اسے اپنا ہی خیال نہیں ہے تو

میں کب تک کروں۔۔۔۔۔"

ریحان نے سمجھانے والے انداز میں رانیہ کو کہا

تبھی دروازہ پر دستک ہوئی۔۔۔

"آجائیں۔۔۔۔"

"باجی جی وہ شاہین باجی بلا رہی ہیں آپ کو۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں ؟؟؟

رانیہ کی بجائے ریحان نے پوچھا:

"وہ جی برتن نہیں دھوئے نہ رانیہ باجی نے۔۔۔"

شاکرہ نے جلدی جلدی کہا:

ریحان کہ ماتھے پہ بل نمایاں ہو گئے۔۔۔

اگر برتن بھی یہ ہی دھوئے گی اور کھانا بھی اسی نے پکانہ ہے تو تم کس بات کی تنخواہ لیتی

ہو ؟؟؟؟

ریحان نے تڑک کر کہا:

"وہ جی مممیں تو کہتی ہوں للیکن شاہین باجی اپنے کاموں میں لگائے رکھتی ہیں۔۔۔"

شاکرہ نے صفائی پیش کی۔۔۔

"آج سے تم ہی برتن دھوگی۔۔۔اور جس کو اعتراض ہو گا وہ خود یہ کام کر لے ۔۔۔۔"

"ورنہ تم چھٹی کرو۔۔۔"

"نہ نہیں نئی صاحب ایسا غضب نہ کریں میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں وہ بھوکے مر جائیں گے۔۔۔۔۔۔"

شاکرہ نے زور زور سے روتے ہوئے ہاتھ جوڑ لئے۔۔۔۔۔۔

"تو جو روزی تم اپنے بچوں کو کھلاتی ہو اسے حلال بھی کرو۔۔۔۔

جاو یہاں سے "

شاکرہ آنسو بہاتی ہوئی چلی گئی۔۔۔۔۔

رانیہ اٹھ کر جانے لگی تو ریحان نے ٹوک دیا۔۔۔

کہاں جا رہی ہو؟؟

"آ رہی ہوں۔۔۔"

"بیٹھو یہاں ضرورت نہیں ہے تمھیں جانے کی نیچے کھانہ کھاو۔۔۔"

ریحان نے غصہ سے کہا:

آپ کو نہیں پتا وہ نیچے جا کر آیک کی دو لگائے گی۔۔۔آپ تو چلے جائیں گے دکان پیچھے مجھے ہی بھگتنا پڑے گا۔۔۔

تم نے سنا نہیں میں نے کیا بکواس کی ہے؟؟؟

رانیہ چپ چاپ دوبارہ بیٹھ گئی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یہ کیا ہنگامہ مچایا ہوا ہے؟؟؟

حسان کی انکھ لگی ہی تھی کہ شور کی آواز سے کھل گئی۔۔۔۔

"پوچھیں اس سے اس کی بیوی سے سارا دن ہم نے پہاڑ تڑوائیں ہیں جو اتنی باتیں سنا رہا ہے یہ۔۔۔۔"

"لیکن بھائی میں نے کب باتیں سنائی۔۔۔"

حسان نے ہاتھ اٹھا کر ریحان کو خاموش کروایا۔۔۔۔۔

"پوری بات بتاو کیا کہنا چاہ رہے ہو۔۔۔"

حسان نے ذولفقار سے پوچھا:

زولفقار نے ساری باتیں از سر نو حسان کے گوش گوار کی جو شاکرہ نے اکر بتائی تھیں۔۔۔۔۔

"دفعہ ہو جاو تم یہاں سے بے غیرت عورت

نمک حرام تم یہاں فساد کرنے آئی ہو۔۔ کوئی ضرورت نہیں ہے تمھیں یہاں کام کرنے کی۔۔۔"

حسان نے ڈھاڑ کر کہا تو شاکرہ نے۔ برابر میں کھڑی شاہین کو دیکھا:

"تجھے شرم نہیں آتی دفعہ ہو جا یہاں سے ورنہ پولیس سے پکڑوا دیں گے۔۔۔

غضب خدا کا ہمارے گھر میں رہ کر ہمیں ہی لڑوا رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔"

کہہ کر وہ کھینچتی ہوئی اسے وہاں سے لے گئی۔۔۔۔۔۔۔

"زولفقار مجھے تم سے اس طرح کی حرکت کی قطعی امید نہیں تھی۔۔۔۔۔۔"

حسان نے افسوس سے ذولفقار کو دیکھا:

"ہاں بھائی آپ کیوں میری حمایت لینے لگے آپ تو مجھے یہ کہیں گے ہی آخر آپنا حصہ جو

مانگ لیا میں نے۔۔۔۔"

زولفقار نے نخوت سے سر جھٹکا۔۔۔۔۔۔۔

یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم؟؟؟

حسان کی ڈھاڑ پر ایک لمحہ کو تو ذولفقار بھی خوف زدہ ہو گیا تھا۔۔۔۔

لیکن اگلے ہی پل سنبھل چکا تھا۔۔۔۔

اور تن فن کرتا ہوا وہاں سے چلا گیا:

"یہ کیا ہو گیا ہے تمھیں ریحان تم تو ایسے نہیں تھے صبح مجھ سے الجھ رہے تھے اور اب ذولفقار سے۔۔۔۔۔۔"

حسان نے نرم آواز میں کہا:

"جب سے انکھوں سے اندھے اعتماد کی پٹی ہٹی ہے سب واضح نظر آنے لگا ہے۔۔۔۔"

"ویسے بھی میں آج ہی رانیہ اور بچوں کو لے کر چلا جاوں گا آپ رہیں اپنے آشیانے میں۔۔۔"

لیکن اپارٹمنٹ تو ابھی نہیں لیا؟؟؟

"اچھی بات ہے مجھے نہیں چاہیئے آپ کا کوئی بھی احسان۔۔۔۔"

لیکن جاوگے کہاں۔۔۔؟؟؟

"اگر آپ کو میری فکر ہوتی تو یہ پوچھنے کی نوبت ہی نہ آتی۔۔۔۔"

"چلتاہوں کوئی گستاخی ہو گئی ہو تو معاف کر دیجئے گا۔۔۔۔۔۔۔"

لمبے لمبے ڈگ بھرتاہواوہ زینے چڑھتا چلا گیا۔۔۔۔۔۔

"یہ کیا کر رہے ہو تم یہ ایک ہی تو تھا جو تمہاری بات پر صدقہ دل سے یقین رکھتا تھا اسے بھی تم نے لالچ میں کھو دیا۔۔۔"

بہت دور سے ایک آواز اس کے کانوں میں پڑی تھی شاید اس کا ضمیر آخری سانسیں لے رہا تھا۔۔۔۔۔۔

خود ہی ریحان نے وہ مکان میرے نام کیا تھا اور اگر ایسی بات نہ ہوتی تو وہ اپنا حق ضرور لے لیتا یوں نہیں چھوڑتا۔۔۔۔

اس نے حیلہ بہانوں سے اپنے ضمیر کو چپ کروایا تھا۔۔۔۔

بی بی جی آپ کہ کہنے پر ہی میں نے یہ سب کیا اب دیکھ لیں مجھے ہی گھر سے نکال دیا۔۔۔

چپ کر تیری زبان گدی سے کھینچ لوں گی یہ پکڑ دس ہزار اور نکل یہاں سے۔۔۔

آئندہ اس گھر میں قدم نہیں رکھنا۔۔۔

شاہین نے کہتے ساتھ ہی دروازہ بند کر دیا۔۔۔۔۔

اسی رات ریحان رانیہ اور بچوں سمیت رحمانی منزل سے چلا گیا تھا

کسی نے انھیں روکنے کی کوشش نہیں کی تھی روکتے بھی کیوں ان کے جانے میں سب کا ہی مفاد شامل تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شاکرہ کی جگہ ایک نئی ملازمہ آچکی تھی۔۔۔۔۔۔۔

فلحال تو حسان کو کوئی خیر، خبر نہ تھی ریحان کی۔۔

زندگی اپنی ڈگر پر چل رہی تھی کسی کو خاص فرق نہ پڑا تھا ان کہ جانے سے۔۔۔۔

یہ کیا کہہ رہے ہو تم جانتے بھی ہو اس بات سے ہمارے بچوں پر کیا گزرے گی؟؟؟

"جی بھیا میں تو خود پریشان ہوں آخر پریشہ کو۔ ہوا کیا ہے کیوں وہ اس رشتہ سے انکار کر رہی ہے۔۔۔۔ میری تو سمجھ سے باہر ہے۔۔۔۔"

"ہمممممم"

"بلاوا سے میں خود بات کرتا ہوں۔۔۔"

"ابھی تو وہ یونی گئی ہوئی ہے آتی ہے تو بھیجتا ہوں۔۔۔۔۔"

تمھیں تو اختلاف نہیں ہے؟؟؟

حسان نے محسن کو جانچتی ہوئی نظروں سے دیکھا:

"نہیں بھیا مجھے اور عائشہ کو کوئی اعتراض نہیں ہے یہ تو پریشہ ہی ہے جو ماننے کو تیار نہیں ہے۔۔۔۔"

محسن نے افسوس سے کہا:

"تم کچھ نہیں کہنا اب اسے میں خود سمجھا لوں گا۔۔۔۔

بچی ہے مان جائے گی۔۔۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دو کمروں پر مشتمل یہ چھوٹا سا کرائے کا مکان تھا۔۔۔صاف ستھرا جدید طرز کا بنا ہوا تھا

۔۔۔۔

نبیل جو کہ ریحان کا جگری یار تھا اور ریحان کی ہی طرح کھاتے پیتے گھرانہ سے تعلق رکھتا تھا۔۔۔اکلوتا ہونے کی وجہ سے باپ کی ساری دولت کا تنہا حق دار تھا۔۔۔

پچھلے سال ہی شادی کر کے بیوی اور بچے کے ساتھ خوشحال زندگی گزار رہا تھا۔۔۔۔

نبیل کہ بارہا کہنے پر بھی ریحان نے نیچے کا پورشن بغیر معاوضہ کے رہائش اختیار نہیں کی تھی۔۔۔۔

دو دن پہلے ہی آخرکار نبیل نے ریحان کی ضد کے آگے گھٹنے ٹیک دیئے تھے ریحان کہ حالات نبیل سے پوشیدہ نہیں تھے اس پر ریحان کی خودداری نے نبیل کو مرعوب کیا تھا۔۔۔

اتنی جلدی کرائے کا مکان لینا آسان نہ تھا یوں بھی نبیل کا گھر تین منزلہ تھا نیچے والی منزل استعمال میں نہ تھی۔۔۔۔

یوں اب وہ ریحان کہ زیر استعمال تھی۔۔۔۔۔۔۔

رانیہ نے اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے گھر کی سیٹینگ کرنا شروع کر دی تھی۔۔۔۔۔

تم نے ابھی تک سالن بھی نہیں پکایا؟؟؟

ناہید عائشہ کہ سر پہ کھڑی استفسار کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

:انسان ہوں کوئی ربورٹ نہیں خو پلک جھپک کر کام مکمل کر لوں گی۔۔۔۔۔"

عائشہ نے طنز کرتے ہوئے سر جھٹکا۔۔۔۔

"رانیہ کو دیکھا تھا نہ کیسے جلدی جلدی ہاتھ چلاتی تھی تمھیں تو بلکل گھرداری نہیں آتی

اوپر سے زبان گز بھر کی۔۔۔"

"خود تو بیٹھ کر مفت کی روٹیاں توڑ تیں ہیں آپ اور اگے سے مجھے ہی باتیں سنا رہیں ہیں

۔۔۔

وہ رانیہ ہی تھی جواب کی کڑوی کسیلی سن کر برداشت کر جاتی تھی۔۔۔

یاد رہے میں عائشہ ہوں عائشہ محسن۔۔۔"

چولھے کی تپش اوپر سے ناہید کی باتیں عائشہ کا پارہ ہائی ہو گیا تھا۔۔

اور بھولے سے قدم رکھ ہی لیا ہے کچن میں تواب بنائے خود کھانا۔۔۔۔۔

عائشہ ہاتھ جھاڑتی ہوئی یہ جاوہ جا۔۔۔

ناہید حقہ بقہ اسے دیکھے گئ۔۔۔

"میری ہی مت ماری تھی جو اس بدزبان کے منہ لگی۔۔۔

اب بھگتو۔۔۔۔"

کفگیر زور سے سلیب پر پٹکا۔۔۔۔۔۔

میں نے سنا ہے تم نے شادی سے انکار کر دیا ہے؟؟؟

سامنے سے آتی پریشہ کا راستہ روکا گیا تھا۔۔

تیوری چڑھا کر سامنے والے کو دیکھا:

یہ کیا حرکت ہے؟؟؟

الٹا سوال داغا گیا:

جو پوچھ رہا ہوں اسکا جواب دو۔۔۔

"میں تمھارے فضول سوالوں کہ جواب دینا ضروری نہیں سمجھتی۔۔۔۔۔"

اسکارف کہ ہالے میں سفید چمکتا چہرہ سورج کی کرنوں سے تمتما رہا تھا۔۔۔

سیدھے ہاتھ میں پکڑی فائل اور بائیں کندھے پہ بیگ لٹک رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

پسینہ کہ قطرہ ماتھے پہ چمک رہے تھے۔۔۔۔۔

اور ہاں آئیندہ مجھے سر راہ روکنے کی غلطی ہر گز نہیں کرنا ورنہ انجام کہ ذمہ دار تم خود ہو گے۔۔۔۔۔۔

انگلی اٹھا کر تنبیہہ کرتی ہوئی وہ اگے بڑھ گئی۔۔۔

رومی نے دور تک اسے جاتا دیکھے گیا۔۔۔۔۔۔

وہ الجھ گیا تھا پریشہ کے رویہ سے اسے سمجھ نہیں آرہی تھی آخر پریشہ کا لہجہ اتنا تلخ کیوں تھا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ تو نرم کو اور محبت کرنے والی لڑکی تھی۔۔۔۔

ہنسنے ہنسانے والی۔۔۔۔۔۔

"واہ بھابھی زبردست آپ تو بہت اچھا پکاتی ہیں۔۔۔ماننا پڑے گا آپ کہ ہاتھ میں جادو ہے۔۔۔۔۔"

عائشہ تعریفوں کہ پل باندھے جا رہی تھی اور ناہید اسے گھورے جا رہی تھی۔۔۔

"ارے آج تم نے پکایا ہے کھانا یہ تو اچھی بات ہے۔۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہین نے سراہتے ہوئے کہا:

"میں تو کہہ رہی تھی بھابھی کہ میں بھی کچھ مدد کروا دوں لیکن ناہید بھابھی نے کہا کہ آج میں سارا کھانا خود بناؤں گی۔۔۔۔"

عائشہ نے کمال کی معصومیت دیکھائی تھی۔۔۔۔۔۔۔

"پریشہ بیٹا آپ کمرہ میں آنا مجھے کچھ کام ہے۔۔۔۔"

حسان کھانا کھا چکا تو پریشہ سے کہتا ہوا چلا گیا:

پریشہ نے ناسمجھی سے عائشہ کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

کیوں کہ اس سے پہلے کبھی یوں حسان نے اسے نہیں پکارا تھا۔۔۔۔۔

"کوئی فالتو ہا نکنے نہیں لگ جانا۔۔۔۔۔"

عائشہ نے دھیرے سے پریشے کو کہا اور برتن سمیٹنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سر پر ڈوپٹہ جماتی ہوئی وہ شہادے کی انگلی دروازہ پر بجائی۔۔۔۔

دروازہ کھول کر دیکھا تو سامنے رمیض ٹانگ پر ٹانگ جمائے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

وہ سارا معاملہ سمجھ گئی تھی گہری سانس کھینچ کر حسان کی جانب بڑھنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"آو بیٹھو۔۔۔۔"

حسان کہ دائیں جانب بیٹھ گئی تھی۔۔۔

رمیض کی جانب ایک نظر ڈالنے کہ بعد دوسری نظر ڈالنا اسنے ضروری نہیں سمجھا

تھا۔۔۔۔۔

پڑھائی کیسی جارہی ہے؟؟؟

"اچھی"

مختصر ساجواب تھا۔۔۔

ماحول میں تناو واضح تھا پریشہ کو تو ایسا ہی لگا تھا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جب کہ رمیض کی نگاہیں مسلسل پریشہ کا طواف کئے ہوئے تھیں

اسے الجھن محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔

پریشہ کیا آپ کا اس شادی سے انکار ہے؟؟؟؟

حسان نے واضح الفاظوں میں پوچھا:

پریشہ حسان کہ پوچھنے سے گڑ بڑا گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

وہ پہلے ہی سوچ چکی تھی لیکن اسے یوں رو برو بات کرنا دشوار لگ رہا تھا۔۔۔

"جی تایا ابو۔۔۔۔۔۔۔"

"وجہ پوچھ سکتا ہوں۔۔۔۔"

"آپ پوچھ سکتے ہیں لیکن میں بتانا نہیں چاہتی۔۔۔۔۔۔۔"

پریشہ نے دھیمہ لہجے میں کہا:

"کیا تمھیں فرق نہیں پڑے گا کہ میں تمہارے انکار کی وجہ از خود اخذ کر لوں۔۔۔۔"

"تایا ابو گستاخی معاف، لیکن میں وجہ بتا چکی ہوں ابو کو۔۔۔اس کے بعد آپ جو بھی

سوچیں میں پابندی تو عائد کرنے سے رہی آپکی سوچوں پر۔۔۔۔"

نہایت تلخی سے کہا گیا تھا۔۔۔۔۔

اتنے میں شاہین چائے لیے کمرہ میں آئی تھی۔۔۔۔۔

"رمیض تم محسن کو بلا کر لاو۔۔۔۔۔"

رمیض لمحہ ضائع کئے بنا وہاں سے گیا تھا۔۔۔

پریشہ شش و پنج میں مبتلا تھی کہ اب کیا ہو گا کیا یہ بابا کو بھی ذلیل کریں گے۔۔۔

"یااللہ میں سچائی کے راستے میں قدم رکھ چکی ہوں تیرے سوا کسی کا ساتھ نہیں ہے

میں تیری ہر آزمائش میں پورا اتروں گی بس آپ مجھے تنہا نہ چھوڑنا۔۔۔"

کیا۔ تمھیں پریشہ کے انکار کی وجہ معلوم ہے؟؟؟

کھردرے لہجہ میں حسان نے پوچھا:

"جی بھیا لیکن میں اس کی بے تکی کسی بھی وجہ کو ماننے سے قاصر ہوں۔۔۔"

محسن نے غصہ سے کہا:

"تم وجہ بتاو۔۔۔۔۔"

"میں بتاتی ہوں بابا۔۔۔۔"

پریشہ محسن کہ بتانے سے پہلے ہی کہہ اٹھی۔۔۔

"تایا ابو میرا رمیض سے کوئی اختلاف نہیں ہے میرا اعتراض اس ناانصافی پر ہے جو آپ

www.neweramagazine.com

نے ریحان چاچو کے ساتھ کی ہے۔۔۔"

"چپ ہو جاو پریشہ۔۔۔"

محسن نے دھاڑتے ہوئے کہا:

"بولنے دو اسے۔۔۔۔"

حسان نے ہاتھ اٹھا کر محسن کو خاموش کروایا۔۔۔۔۔۔۔

"جب تک آپ ریحان چاچو کو ان کا حق نہیں دے دیں گے میں آپ کہ گھر کی بہو بننے سے انکاری ہوں۔۔۔۔۔۔۔"

جاتا اعتماد بحال ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔یک دم فضا میں تناو محسوس ہوا۔۔۔۔۔

"ناانصافی میں نے کی ہے رمیض نے تو نہیں۔۔۔۔"

حسان نے سرخ انکھیں سامنے کھڑے وجود پہ گاڑیں۔۔۔۔

"یہ بھی تو اپکا ہی بیٹا ہے نہ وہی کرے گا جو آپ نے کیا ہے۔۔۔"

ضبط سے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ لی۔۔اور ساتھ ہی سب کو جانے کا اشارہ کیا:

"اور ہاں تایا ابو رمیض کو سمجھا دیجیے گا کہ آئندہ بیچ سڑک پر مجھے روکنے کی کوشش نہ کرے اسے تو عزت کا خیال نہیں لیکن مجھے اپنی عزت دل و جان سے عزیز ہے

"۔۔۔۔

بنا کسی کو دیکھے وہ کمرہ سے نکل گئ۔۔۔ محسن میں اتنی ہمت باقی نہیں تھی کہ وہ حسان سے معافی تلافی کرتا۔۔۔۔۔۔۔

رمیض کا چہرہ غم و غصہ کی شدت سے لال ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک بہت بڑا معرکہ سرانجام دے کہ آئی تھی اسے جتنی خوشی ہو رہی تھی وہ سارے خوف پر بھاری تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"وہ غلط کو غلط کہہ کر آئی تھی بھری محفل میں۔۔۔ آج کہ اس نفسا نفسی کہ دور میں غلط کو غلط کہنا سب سے بڑا جہاد تھا۔۔ جہاں لوگ جھوٹ کی بنیاد پر محل تعمیرات کرواتے ہیں وہاں اسنے سچ کا ساتھ دیا تھا۔۔۔۔۔

کم از کم وہ اپنے رب کہ اگے تو سرخرو ہو گئ تھی۔۔۔۔

جب حشر کا میدان برپا ہو گا تمام انسان اللہ تعالی کی عدالت میں پیش کئے جائیں گے اس کا نام پکارا جائے گا۔۔۔

پریشہ تمہارے پاس صحیح اور غلط دو راستے تھے تم نے کس کا انتخاب کیا؟؟

تو وہ فخر سے کہے گی کہ:

"اے میرے خالق ومالک مجھے اگہی دینے والے رب میں نے صراط مستقیم کا انتخاب کیا میں نے اس راہ کا انتخاب کیا جس کا آپ کے "آخرزماں نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم "نے پیغام دیا تھا۔۔۔۔"

اس نے وضو کیا اور نماز عشاء ادا کرنے لگی۔۔۔۔۔۔

اب اسے کوئی پرواہ نہیں تھی لوگوں کی۔۔۔۔

"غضب خدا۔کا ایسی بے باکی،ایسی بے حیائی،

ہم نے تو نہ دیکھی نہ سنی۔۔۔"

یوں منہ پھاڑ اپنے رشتہ سے انکار کر کے چلی گئ۔۔۔نہ کوئی ادب،نہ تہذیب۔۔۔۔۔

ہے تو عائشہ کی ہی بیٹی نہ اسی کا پر تو ہو گی۔۔۔۔۔

وہ کیا کم بدلحاظ ہے۔۔۔"

"میں تو شروع دن سے ہی خلاف تھی اس رشتہ کہ آپ کو بھائیوں کی محبت کا بخار چڑھا تھا۔۔۔

دیکھ لیا۔اب چھٹانگ بھر کی لڑکی کو۔۔۔

کیسے منہ زوری کر کہ گئی ہے آخر کو تایا کا درجہ رکھتے ہو۔۔۔۔۔۔"

شاہین کی تلخ باتیں رمیض کی برداشت سے باہر ہوئیں تو لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا کمرہ سے نکل گیا:

حسان کسی گہری سوچ میں مبتلا تھا رمیض کہ یوں اچانک اٹھ کر جانے پر ہوش میں آیا۔۔۔۔۔

"اچھا ہے خود ہی منع کر گئی میں ایسی بدزبان کو اپنی بہو ہر گز نہیں بناوں گی۔۔۔۔۔۔"

تم خاموش نہیں ہو سکتیں کچھ دیر کیلیئے؟

حسان نے سخت لہجہ میں کہا:

"آپ کو۔تو میں ہی بری لگتی ہوں میں ہی چلی جاتی ہوں۔۔۔۔۔"

شاہین کڑھتی ہوئی کمرہ سے چلی گئی۔۔۔

حسان نے خاموش نگاہوں سے اسے جاتا ہوا دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ کہاں جارہے ہیں؟

رانیہ نے ریحان کو تیار دیکھا تو پوچھ بیٹھی۔۔۔۔

"دکان کہ علاوہ اور کہاں جاسکتا ہوں۔۔۔

جیسے ملا کی ڈور مسجد تک ایسے ریحان کی ڈور دکان تک۔۔۔۔۔"

رانیہ کہ چہرہ پر مسکراہٹ آگئ تھی۔۔۔

اتنے مشکل وقت میں بھی ریحان کی یہی کوشش ہوتی کہ اس کی شریک حیات ہمیشہ خوش رہے۔۔

خود کہ چاہے دل میں کیسا ہی طوفاں برپا ہو۔۔۔

یہ ہی وجہ تھی کہ گھر کا ماحول خوش گوار رہتا تھا۔۔۔خود رانیہ بھی سلجھی ہوئی طبیعت کی مالک تھی بات بات پہ نکتہ چینی کرنا اس کے مزاج میں شمار نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"میرا خیال ہے اب آپ کوئی اور ہی کاروبار کا بندوبست کرلیں۔۔۔"

کیوں؟؟

"میں کہنا تو نہیں چاہتی۔۔۔لیکن پھر بھی آپ کا جانانہ جانا برابر ہی ہے کیوں کہ اس دن

آپ نے حسان بھائی کی بات تو سن ہی لی تھی۔۔۔

جب دکان ان کہ حصے میں ہے تو اب وہ جانے۔۔۔

آپ کیوں ہلقان ہو رہے ہیں"

رانیہ کی بات تلخ ضرور تھی لیکن حقیقت لئے ہوئی تھی۔۔۔۔

"آخر دکان کی ملکیت پہ حسان کا نام ہے۔۔۔"

"لیکن وہ یہ بھی تو کہہ رہے تھے کہ کاروبار جیسے چل رہا ہے چلنے دیں۔۔۔"

"اور ویسے بھی اتنی جلدی دوسری نوکری کہاں ملے گی۔۔۔۔"

ان شاءاللہ مل جائے گی کوشش تو کریں۔۔۔

"اچھا میں چکر لگا کہ آتا ہوں دکان کا پھر سوچتے ہیں اس بارے میں۔۔۔۔۔۔"

بات تو رانیہ کی صحیح تھی لیکن ایک دم وہ دکان چھوڑ کر یوں گھر بھی نہیں بیٹھ سکتا تھا۔۔

جو۔کچھ پیسے دکان سے آتے تھے اس سے گھر بھی تو چلانا تھا نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رمیض کو ذلت کا احساس مارے دے رہا تھا اسے پریشہ سے یہ امید ہر گز نہیں تھی

۔۔۔وہ تو بچپن سے ایک ساتھ پلے بڑھے ایک ساتھ تعلیم حاصل کی اور اب جب

منزل قریب تھی تو پریشہ کا راستہ بدل لے نہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ کسی طور یقین نہیں

کر پارہا۔ تھا۔۔۔۔۔

"ہو سکتا ہے وہ مجھ سے ناراض ہو گئی ہو مجھے ستانے کہ لئے ایسا کر رہی ہو۔۔۔"

"تم ایسا نہیں کر سکتیں پریشہ تم میری محبت ہو آخر تم مجھے کیسے ٹھکرا سکتی ہو۔۔۔"

جنونی انداز میں بیڈ پر سلیقے سے رکھے تکیوں کو اٹھا اٹھا کر پھینکنے لگا اس سے بھی دل نہ بھرا تو۔ سامنے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھی پرفیوم کی بوتل آئینہ پہ دے ماری۔۔۔

آئینہ کرچیوں کی صورت میں زمین پہ ڈھیر ہو گیا۔۔۔ کچھ ٹکڑے اچھل کر اس کے ہاتھ کو زخمی کر گئے تھے۔۔۔۔

لیکن اسے پرواہ ہی کہاں تھی۔۔۔

شاہین اور ناہید لاونج میں بیٹھی پریشہ اور عائشہ کی شان میں گوہر افشانیاں کر رہیں تھیں شیشہ ٹوٹنے کی آواز سنائی دی تو دوڑ کر کمرہ کی طرف بھاگیں۔۔۔۔۔

رمیض دروازہ کھول کیا ہوا ہے۔؟؟؟

شاہین زور زور سے دروازہ پیٹنے لگی۔۔۔

جب اندر سے کوئی آواز نہیں آئی تو حسان کو بلا کر لے آئی۔۔۔۔۔

ڈوبلیکیٹ چابی سے دروازہ کھولا گیا۔۔۔۔۔۔

کمرہ کا منظر دیکھا تو بے اختیار شاہین نے سینے پہ ہاتھ دھرا تھا۔۔۔۔

خون کی بوندیں کارپیٹ کو رنگ گئیں تھیں۔۔اور جابجا شیشیہ کہ ٹکڑے پھیلے ہوئے تھے۔۔۔

واش روم سے پانی گرنے کی آواز مریض کی وہاں موجودگی کا پتہ دے رہی تھی۔۔۔۔۔۔

شاہین ہونقوں کی طرح واش روم کہ دروازہ کو۔تکے جارہی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہین ملازمہ کو بلواکر صاف کرواو کمرہ۔۔۔اور "جب یہ نالائق باہر آئے تو اسے کہنا میں کمرہ میں انتظار کر رہا ہوں۔۔۔۔۔"

حسان کرختگی سے کہہ کر چلا گیا۔۔۔

جبکہ شاہین آنسو بہاتی ملازمہ کو بلانے چلی گئی۔۔۔۔۔

یہ کیا بکواس کر کے آئی ہو تم بھیا کے سامنے ؟

دھڑ کی آواز سے کمرہ کا دروازہ کھلا اور عائشہ خونخوار نظروں سے پریشہ کو گھورنے لگی۔۔

وہ جو پورے انہماک سے دعا مانگ رہی تھی ہڑبڑا کر دروازہ کی جانب دیکھا:

عائشہ اگے بڑھی اور پریشہ کا بازو دبوچ کر اسے مصلہ سے اٹھایا۔۔۔۔۔۔

"مممما۔۔۔۔دعاااا۔۔۔۔۔۔تو مانگ لیں نے دیں۔۔۔"

بازو میں درد اٹھا تو اٹک اٹک کر الفاظ نکلے۔۔۔۔

تمھیں ذرا بھی اندازہ ہے کہ تمہاری اس حرکت سے تمہارے بابا پر کیا گزرے گی؟؟؟

"ہم نے تمہاری ہر خواہش کا خیال کیا تمھیں کسی شئے کی کمی نہیں ہونے دی۔۔۔ تو اس سب کا ہر گز یہ مطلب نہیں ہے کہ تم ہمارے سر پر چڑھ کر ناچو گی۔۔۔۔"

پریشہ کی انکھیں نم پانی سے بھرنے لگیں تھیں۔۔۔

"مما میں آپ کو اور بابا کو ہرٹ کرنے کا مر کر بھی نہیں سوچ سکتی۔۔۔۔۔۔"

"لیکن میں اب رمیض سے شادی نہیں کروں گی۔۔۔۔"

دہیمہ مگر حتمی لہجہ میں باور کروایا۔۔۔۔

پھر کس سے کروگی بتاو مجھے کیا کسی اور سے کمٹمنٹ ہے تمہاری؟؟؟

عائشہ نے جانچتی ہوئی نظروں سے اس کہ چہرہ کو دیکھا:

"یہ یہ غلط ہے ایسا کچھ نہیں ہے مما آپ ایسا کیسے کہہ سکتی ہیں۔۔"

پریشہ نے بے یقینی سے اپنی ماں کو دیکھا:

"اگر ایسی کوئی بات نہیں ہے تو تم ابھی اور اسی وقت چل کر بھیا اور بھابھی سے معافی طلب کرو گی۔۔۔"

"لیکن میں ایسا کچھ نہیں کروں گی"

پریشہ نے عائشہ کو دیکھا اور واش روم میں گھس گئی۔۔

رمیض یہ کیا دیوانوں جیسی حالت بنائی ہوئی ہے؟

انکھیں بے تحاشہ سرخ ہو رہیں تھیں پیشانی پہ بال بکھرے ہوئے تھے بائیں ہاتھ میں جگہ جگہ زخم ابھرے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔۔

آپ نے بلوایا تھا کوئی کام تھا؟؟

سوال کو یکسر نظر انداز کر دیا۔۔۔

"جو پوچھا ہے اس کا جواب دو۔۔۔۔"

حسان نے غصہ سے کہا:

"آپ دیکھ نہیں رہے کیا حالت ہے اس کی اوپر سے تفتیش کئے جا رہے ہیں۔۔۔"

شاہین کو ناگوار گزرا تھا حسان کا ڈانٹنا۔۔۔

حسان نے تنبیہہ نظر سے شاہین کو دیکھا تھا شاہین کی زبان تالو سے چپک گئی تھی البتہ دل ہی دل میں نجانے کتنے القابات سے نواز چکی تھی۔۔۔۔

"غصہ تھا مجھے اس لئے بے اختیار آپے سے باہر ہو گیا تھا۔۔"

نظریں چراتے ہوئے صفائی پیش کی تھی۔۔۔

"اپنے غصہ کو قابو میں رکھنا سیکھو یوں چھوٹی چھوٹی بات پر ہائپر ہو جانا اچھا نہیں ہوتا۔۔۔۔۔"

رمیض نے نگاہیں ملاتے ہوئے پوچھا:

یہ چھوٹی بات ہے؟

"ہاں کیوں کہ پریشہ کا۔ حق ہے وہ چاہے تو ہامی بھرے اور چاہے تو انکار کر دے تم اس سے زبردستی کر کے اپنی بات نہیں منوا سکتے۔۔۔۔"

حسان نے اسے سمجھایا:

"شاید آپ نے سنا نہیں تھا وہ میری وجہ سے نہیں بلکہ آپ کی لالچی طبیعت کی وجہ سے انکاری ہے۔۔۔۔"

رمیض یہ کس لب و لہجے میں بات کر رہے ہو؟؟؟

"میں تمہارا باپ ہوں تم میرے باپ بننے کی کوشش نہ کرو۔۔۔۔"

رمیض ایک نظر شاہین پر ڈالتا ہوا کمرہ سے چلا گیا:

پھر کیا سوچا ہے تم نے کاروبار کے بارے میں ؟؟؟

"یار تو خود بتا کرائے کیلئے بھی کھینچ تان کر پیسے نکالتا ہوں اب نئے کاروبار کیلئے لاکھوں کہاں سے لاوں۔۔۔"

"بات تو سو فیصد صحیح ہے۔۔ لیکن تو میری مانتا بھی تو نہیں ہے۔۔۔"

"پہلے ہی تو نے اتنی مدد کر دی میری اب میں تجھ پر اور بوجھ نہیں بن سکتا۔۔۔۔۔"

یہ کیا بکواس کر رہا ہے؟؟

"حقیقت بیان کر رہا ہوں۔۔۔۔"

"اپنے پاس رکھ اپنی حقیقت۔۔۔"

نبیل نے سر جھٹک کر کہا:

"وہ کہتے ہیں نہ کہ آپ کا بہترین دوست خدا کا تحفہ ہوتا ہے۔۔۔"

"اور تو میرے لئے ایک انمول تحفہ ہی ہے۔۔۔۔۔"

ریحان نے رسان سے کہتے ہوئے اس کے کندھے پہ بازو پھیلائے۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تو میری شان میں زمین و آسمان کی قلابیں ملانا۔ چھوڑ دے۔۔۔"

"میں تو ایک حقیر سا بندہ ہوں میرے پاس جو بھی ہے وہ اس پاک ذات کا دیا ہوا ہے

۔۔۔

اور نہ ہی میں نے تیری کوئی مدد کی ہے۔۔۔

میں کون ہوتا ہوں تیری مدد کرنے والا۔۔

ہاں میں وسیلہ ضرور بنا ہوں۔۔۔۔ مدد کرنے والا تو صرف اللہ تعالی ہے۔۔۔۔۔

اگر وہ مجھے وسیلہ نہ بناتا تو کسی اور کو بنا دیتا۔۔۔۔"

"اس نے میرے دل میں تیرے لیے ہمدردی پیدا کیا کیوں کہ اسے تیری مدد کرنی

تھی۔۔۔"

"اللہ تعالی انسان کو بدترین سے گزار کر بہترین عطا کرتا ہے تاکہ وہ اپنے رب کا شکر بجا

لائے اور اپنے ایمان کو پختہ کرے"

www.neweramagazine.com

"میں تیری ساری باتوں سے اکتفا کرتا ہوں لیکن یار خون کہ رشتوں میں تو محبت ہوتی ہے اور پھر جتنا میں بھیا کہ قریب تھا شاید ہی زولفقار بھائی بھی اتنے قریب نہ ہوں ۔۔۔۔یار میں انھیں اپنا باپ سمجھتا تھا۔۔۔۔"

"اللہ تعالی تمھیں ہر رشتہ سے آزمائے گا اور پھر کہے گا کہ ہے کوئی مجھ سے زیادہ قریب ۔۔۔"

"تم آزمائے گئے اپنے بھائی کی محبت میں"

اور حسان بھیا کو آزمایا گیا دولت کی چکاچوند میں۔۔۔۔۔۔"

"آزمائش کے کئی درجے ہوتے ہیں کسی کو دے کر آزمایا جاتا ہے اور کسی سے لے کر آزمایا جاتا ہے۔۔۔۔"

ریحان دم سادھے اس کی بات سن رہا تھا جیسے سامنے بیٹھا شخص کوئی عالم دین ہو۔۔اور وہ اپنا علم اس کہ اندر قطرہ قطرہ انڈیل رہا ہو۔۔۔۔۔

"دیکھ بھائی ساری بات احساس کی ہوتی ہے۔۔۔اور یہ جو حساسیت ہے نہ یہ آج کہ دور میں ناپید ہوتی جا رہی ہے۔۔۔اور جب سگے رشتوں میں احساس باقی نہیں رہتا تو رشتے بھی اپنی اہمیت کھو دیتے ہیں۔۔۔۔۔"

"اور یہ جو احساس ہے نہ یہ ہر انسان کہ دل میں نہیں ہوتا، بلکہ جو قدرتاً نرم دل کے مالک ہوتے ہیں جو دوسروں کے دکھ کو اپنا دکھ سمجھتے ہیں۔۔۔وہ ہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔

بظاہر تو ہم سنتے ہیں کہ جو۔ جتنا بے حس ہے یہ دنیا اسی کی ہے لیکن پھر ان کی آخرت نہیں ہوتی ریحان۔۔۔۔"

"پھر ان کا اللہ بھی خیال نہیں کرتا۔نہ ہی ان کی غیب سے مدد ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔"

"اور غیب کی مدد صرف ان لوگوں کہ لئے ہے جو اس پر کامل یقین رکھتے ہیں جو با اختیار ہو کر بھی بدلہ نہیں لیتے جن کو یقین ہوتا ہے کہ وہ رب ہمیں اکیلا نہیں چھوڑے گا ۔۔۔۔"

"کرو مہربانی تم اہل زمیں پر

خدا مہرباں ہو گا عرش بریں پر"

ریحان کو لگا جیسے نبیل کی باتیں اس کے دل کے درد کا مداوا کر رہیں ہوں۔۔۔ایک سکون سا اپنے رگ و پے میں اترتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک نئے احساسات لئے وہ گھر پہنچا تھا۔۔۔اپنی تمام مشکلات اسے روئی سے بھی ہلکی نظر آرہی تھیں۔۔کیوں کہ اسے یقین ہو گیا تھا کہ وہ آزمایا جارہا ہے۔۔۔۔صبر و استقامات کا دامن تھامے وہ ہر آزمائش میں پورا اترے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کمرہ میں آیا تو رانیہ اپنے پرانے کاغذات کھولے بیٹھی تھی۔۔۔۔

یہ کیا کرر ہی ہو؟؟

"میں اپنی سی وی ڈھونڈ رہی ہوں۔۔۔"

مصروف سے انداز میں دوسری فائل کھولی جس میں پہ در پہ صفحہ ایک کلپ سے جوڑے گئے تھے۔۔۔۔

تمھیں کیا ضرورت ہے سی وی کی؟؟۔

"میں ٹیچنگ کی نوکری کرنا چاہتی ہوں۔۔۔۔"

تم نے یہ سوچا بھی کیسے ؟؟

رانیہ کے حرکت کرتے ہاتھ ٹھہر گئے تھے۔۔۔۔

"میں آپ کو بتانے ہی والی تھی کہ جب تک ہمارے حالات سازگار نہیں ہو جاتے میں تب تک جاب کروں گی بس۔۔۔۔"

رانیہ نے سنبھل کر کہا :

کیا ہوا حالات کو؟ کیا کسی سے مانگ کر کھلا رہا ہوں میں تمھیں یا فاقے کروا رہا ہوں ؟؟؟

ریحان کے پتھریلے الفاظ رانیہ کو ساکت کر گئے تھے۔۔۔

"آپ غلط سمجھ۔۔۔۔"''

"تم کہیں جا کر کوئی نوکری نہیں کر رہیں۔۔۔""" سنا تم نے"

رانیہ کی بات بیچ میں ہی رہ گئی۔۔۔۔

"لیکن آپ بات تو سن لیں میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔"

"تمہارا جو بھی مطلب تھا میں نے جو کہا ہے اس پر عمل کرو اور یہ پھیلاوا سمیٹو فوراً" .

ریحان نے ناگوار نظر بیڈ پر پھیلی مختلف فائلوں پر ڈالی۔۔۔۔۔

رانیہ یک دم ہی چپ ہو گئی تھی شاید انجانے میں ریحان کا دل دکھا گئی تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ نم انکھیں لئے فائلیں سمیٹنے لگی۔۔۔۔۔۔

اسے کمرہ میں محصور ہوئے آٹھواں گھنٹہ تھا لیکن نہ تو اس نے کچھ کھایا تھا اور نہ ہی کسی نے اسے کھانے کی ٹیبل پر بلوایا تھا۔۔۔

وہ تو ابھی تک عائشہ کے سخت رویہ سے نہیں سنبھال پا رہی تھی۔۔۔۔

نجانے کیوں اسے یقین تھا کہ اس گھر میں سب اس کہ خلاف ہو جائیں لیکن عائشہ ہمیشہ اسے تحفظ دے گی۔۔۔ لیکن یہ اس کی خیام خیالی ہی رہی۔۔۔۔اس اپنے ماں باپ کو بھی صرف دولت ہی نظر آرہی تھی۔۔۔۔۔

لیکن ریحان چاچو کے ساتھ ہوئی ناانصافی کسی کو نظر نہیں آرہی تھی۔۔۔۔۔۔

یقین تو اسے رمیض پر بھی تھا کہ اس کا بچپن کا دوست اس کے بچپن کا ساتھی اس کے ہر فیصلہ میں اس کے ساتھ کھڑا ہو گا۔۔۔

دونوں کی دوستی سے سب ہی واقف تھے اسی دوستی کو مد نظر رکھتے ہوئے حسان اور محسن نے بچوں کہ رشتہ پکے کر دیئے تھے۔۔۔۔

ریحان کہ معاملے کے بعد تو جیسے سب بدل کر رہ گیا تھا۔۔۔۔

ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ رمیض تایا ابو سے ریحان چاچو کو ان کا حصہ دینے پر اصرار کرتا،

الٹا اسی سے ناراض ہو کر بیٹھ گیا۔۔۔اسے افسوس ہوا تھا کہ پریشہ کیلئے ایک لفظ رمیض

کہ منہ سے نہ نکلا۔۔۔۔۔۔۔

اسے اپنی بے وقعتی پر رونا آرہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

عائشہ کمرہ میں آئی تو پریشہ نے چہرہ اٹھا کر ماں کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

"چلو میرے ساتھ۔۔"

کہاں مما؟؟؟

"اپنی تائی اور تایا ابو سے معافی مانگو چل کر۔۔۔۔"

عائشہ نے نخوت سے کہہ کر اسے ڈوپٹہ تھمایا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مما میں نے کل بھی آپ کو بتایا تھا میں کوئی معافی نہیں مانگوں گی۔۔۔۔۔"

پریشہ بیزار آچکی تھی عائشہ کی ایک ہی ضد سے۔۔۔۔

کیوں نہیں مانگو گی؟؟،جب تمہارا باپ اس معاملے میں خاموش ہے تو تم کون ہوتی ہو

بھیا کے سامنے آواز اٹھانے والی۔۔۔۔۔؟؟؟

تمھیں اندازہ بھی ہے کہ یہ حرکت تمھیں رمیض سے کتنا دور کر دے گی۔۔۔۔۔

؟؟؟

"مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا مما۔۔۔۔"

اس نے انتہائی کرب کہ ساتھ کہا تھا

"اور بابا یا آپ کیوں ریحان چاچو کے حق میں بولیں گے آپ کی بھی انکھوں پر دولت کی پٹی بندھی ہے اس لئے آپ سب خاموش ہیں۔۔۔ لیکن میں خاموش نہیں رہوں گی اور نہ ہی اس شادی پہ رضامندی دوں گی۔۔۔۔۔۔"

آپ کو جو کرنا ہے کر لیں۔۔۔۔"

"تمھیں فرق نہیں پڑتا کتنی بد نصیب ہو تم پریشہ اس نے تمہاری محبت میں اپنے آپ کو۔لہولہان کر لیا اور تمھیں فرق ہی نہیں پڑتا۔۔۔۔۔"

پریشہ ٹھٹک کر ماں کو دیکھا تھا۔۔۔۔

"ہاں پریشہ میری بچی وہ تجھ سے محبت کرتا ہے تو اپنی ضد چھوڑ دے یہ بڑوں کہ فیصلہ ہیں انھیں ہی کرنے دے۔۔۔۔"

وہ کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی اس نے زور سے انکھیں میچ کر نمی کو اندر اتارا تھا۔۔۔۔۔۔

"اگر اسے مجھ سے اتنی ہی محبت ہے تو کیوں میرا ساتھ نہیں دیا تھا کیوں تایا ابو کے سامنے مجھے صحیح نہیں کہا۔۔۔۔۔"

کیوں چاچو کہ ساتھ کی گئی ناانصافی پہ آواز نہیں اٹھائی؟؟؟

یہ وہ سارے سوال تھے جو رمیض سے کرنے تھے لیکن وہ نا چاہتے ہوئے بھی عائشہ کے سامنے کر رہی تھی۔۔۔۔۔

"کیوں کہ وہ تمہاری طرح نافرمان نہیں ہے جیسا اس کہ ماں باپ نے کہا اسنے ویسا ہی کیا۔۔۔۔

کہاں کمی رہ گئی میری تربیت جو تم اپنے ہم سے بد تمیزی کی ہر حد پار کرتی جارہی ہو"

پریشہ نے سختی سے لب بھینچ لئے تھے

عائشہ نے اسے اپنے موقف پر ڈٹے دیکھا تو کمرہ سے چلی گئ۔۔۔

عائشہ کے جانے کہ بعد وہ بے دم سی بیٹھتی چلی گئ تھی کب کہ رکے آنسو رخسار پہ قطرہ قطرہ بہہ رہے تھے۔۔۔۔۔۔

"مضبوط بننے کیلئے ایک بار ٹوٹنا پڑتا ہے بکھرنا پڑتا ہے۔۔۔۔"

"جیسے پریشہ بکھر رہی تھی جیسے ریحان ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوا تھا۔۔۔۔۔ "

کچھ دن پر لگا کے گزر گئے سب اپنے اپنے جھمیلوں میں الجھے بیٹھے تھے کسی کو دوسرے

کی پریشانی سے کوئی غرض نہیں تھی۔۔۔۔۔۔

پچھلے کچھ دن سے شاہین کی ایک ہی رٹ تھی کہ رومان کو واپس پاکستان بلالیں لیکن رومان کا ہر دفعہ کہے جانے والا جملہ "اتنی جلدی کیسے آسکتا ہوں اب تو کاروبار بھی سیٹ ہو چکا ہے یوں اچانک سب ختم نہیں کر سکتا۔۔۔"

اس بار بھی دہرایا گیا۔۔۔

"آجائے گا تم کیوں پریشان ہو رہی ہو۔۔"

حسان نے شاہین کو دلاسہ دیتے ہوئے کہا۔۔۔

"مجھے تو لگ رہا ہے وہاں کسی میم کی زلفوں کا اسیر ہو گیا ہے جو اس کا ماں باپ سے بھی ملنے کا دل نہیں کرتا اوپر سے لاکھوں روپے منگواتا رہتا ہے نجانے کیسا کاروبار ہے کہ ابھی بھی اسے ہمارے ہی پیسے کی ضرورت ہوتی ہے۔۔۔۔"

"کیسی فضول باتیں لے کر بیٹھ گئی ہو میری ساری جائیداد دونوں بیٹوں کی ہی تو ہے ان پر خرچ نہیں کروں گا تو کس پر کروں گا۔۔۔۔۔۔"

جھڑک کر کہتے ہوئے حسان نیم دراز ہو گیا تھا۔۔۔۔

پریشہ جوان کہ کمرہ سے گزر کر کچن میں جارہی تھی۔۔۔ان دونوں کی باتیں سن کر نفرت سے منہ پھیر گئی۔۔۔

"دوسروں کے حق کو اپنا حق کہنے والوں کو کبھی سکون نہیں ملتا تایا ابو۔۔۔
لیکن یہ بات آپ ابھی نہیں سمجھ سکتے۔۔۔۔"

تلخی سے سوچ کر وہ کچن کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

دل میں رمیض کہ لئے جو ہمدردی تھی وہ بھی اب ختم ہو چکی تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جنھیں دولت عزیز ہو جائے ان کہ لئے محبت کوئی معنی نہیں رکھتی۔۔۔۔۔"

پھر دو دن بعد ہی شاہین کہ منہ سے نکلی ہوئی بات کی تصدیق ہو گئی تھی۔۔۔

رومان نے وہاں جینی نام کی لڑکی سے شادی رچالی تھی۔۔ حسان کو تو گویا چپ لگ گئی تھی اس دن کے بعد سے۔۔ جبکہ شاہین کا رونا دھونا ابھی بھی کم نہیں ہوا تھا

رمیض کو اس سب سے کوئی دل چسپی نہیں رہی تھی وہ گھر میں کم ہی رہتا تھا۔۔ سارا دن یونی میں گزار کر دوستوں کے ساتھ نکل جاتا کہاں کھانا کھاتا تھا کچھ پتا نہیں تھا رات

میں شکل ضرور دکھا دیتا تھا شاہین کو۔۔۔۔۔۔

ریحان کو نبیل کے توسط سے ایک اچھی نوکری مل گئی تھی۔۔۔ یہاں بھی نبیل نے اسے اکیلا نہیں چھوڑا تھا۔۔۔۔۔ نبیل کی بیوی شاہدہ سے رانیہ کی اچھی جان پہچان ہو گئی تھی۔۔۔

رانیہ اور ریحان کی مشکلات میں کمی آتی جا رہی تھی۔۔۔۔

روز گار لگا تو ریحان نے دکان جانا چھوڑ دیا۔۔۔۔

رانیہ نے اس دن کہ بعد سے نوکری کی بات بھولے سے بھی نہیں کی تھی۔۔۔

ریحان ان مردوں میں سے نہیں تھا جو اپنی عزت کو باہر دھکے کھانے کیلئے چھوڑ دے ۔۔۔۔

اور یہ بات رانیہ کو سمجھ آ گئی تھی۔۔۔۔

حسان نے کاروبار الگ کیا تو ذوالفقار نے احتجاجاً بول چال بند کر دی۔۔۔۔ محسن تو پہلے ہی حسان کہ سامنے آنے سے کترا رہا تھا۔۔۔ پریشہ کا انکار جہاں محسن کیلئے مشکلات پیدا کر رہا تھا وہیں عائشہ کیلئے کڑے امتحانات سے دوچار کروا رہا تھا۔۔۔۔

شاہین چلتے پھرتے عائشہ پر طنز کہ تیر چلانا نہ بھولتی۔۔۔

عائشہ ضبط سے سارے طعنہ و تشنہ سہتی رہتی۔۔۔وہ جو ایک کی دس سنا دیا کرتی تھی بات بیٹی پر آئی تو لب سی لئے تھے۔۔۔کیوں کہ پریشہ خود ہی انکار کی صورت میں اپنی ذات کو زیر عتاب لے آئی تھی۔۔۔۔۔

دلوں میں اختلاف پیدا ہوا تو کھانا پینا بھی علیحدہ ہو گیا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پریشہ کو جب سے عائشہ نے رمیض کا بتایا تھا اسے کسی پل چین نہ تھا۔۔۔۔۔۔۔

دو دن ہو چکے تھے رمیض کی کوئی خیر خبر نہیں تھی۔۔۔پہلے عائشہ اکر بتا جاتی تھی یا چلتے پھرتے سن لیتی تھی اب تو عائشہ بھی اپنے پورشن تک محدود ہو گئی تھی۔۔

۔۔۔۔۔

کہاں جا رہی ہو؟؟؟

پریشہ کو نک سک سا تیار دیکھ کر عائشہ کو غصہ آ گیا:

"یونیورسٹی جا رہی ہوں۔۔۔"

پریشہ نے نرم خو لہجہ میں کہتے ہوئے ماں کو شکوہ کناں نظروں سے دیکھا جو دو دن سے

اسے بھولی ہوئی تھی۔۔۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے اب آگے پڑھنے کی اتنا پڑھ کر کون سا ہمیں نہال کر دیا

۔۔۔۔"

"مما میرا لاسٹ سیمیسٹر شروع ہونے والا ہے۔۔"

"بابا میں مانتی ہوں میری وجہ سے ہرٹ ہوئے ہیں میں معافی چاہتی ہوں۔۔ بابا پلیز

میرے پورے سال کی محنت ضائع ہو جائے گی۔۔۔۔"

محسن کو آتے دیکھ کر پریشہ گڑ گڑائی تھی۔۔۔۔

"جانے دو اسے عائشہ تم میرا ناشتہ بناو۔۔۔"

پریشہ کو نظرانداز کر کہ عائشہ سے کہا گیا:

پریشہ کو باپ کی سرد مہری سے دکھ پہنچا تھا۔۔۔۔

"اللہ حافظ۔۔"

وہ انکھیں رگڑتی ہوئی سیڑھیاں اترنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"آپ کی ہی بے جا شئہ کا نتیجہ ہے جو آج یہ اتنی خود سری دیکھا رہی ہے۔۔۔۔"

"تو کیا کروں جوان اولاد ہے اب سختی تو نہیں کر سکتا تھا نہ۔۔۔ دیکھا نہیں تم نے چہرہ

کیسا مرجھا گیا تھا۔۔۔ وہ شرمندہ ہے اپنی غلطی پر۔۔۔۔"

آخر باپ تھا کب تک ناراض رہتا۔۔۔پریشہ کا اترا چہرہ دیکھ کر دل پسیج گیا تھا۔۔۔۔۔

"اونہو۔۔۔شرمندہ ہے۔۔۔"

عائشہ بڑبڑاتی ہوئی چائے کپوں میں نکالنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

"رومی میری ڈول واپس کرو۔۔۔"

کیوں دوں؟؟؟

"تم اپنے کھلونے سے کھیلو میری ڈول واپس کرو

۔۔"

"تایا ابو دیکھیں نہ یہ میری ڈول نہیں دے رہا۔۔"

پریشہ کی پکار پر رمیض بوکھلاتا ہوا سنہری بالوں والی گڑیا پریشہ کے حوالے کرتا اندر

غائب ہو گیا۔۔۔

اور پریشہ اسے بھاگتا دیکھ کر کھلکھلا کر ہنس دی۔۔۔۔۔۔۔

آٹھ سال کی پریشہ بارہ سالہ رومی کے تنگ کرنے پر ہمیشہ حسان یا ریحان کا سہارا لیتی

تھی۔۔۔

ریحان تو اسے بہلا کر چپ کروا دیتا جبکہ حسان رمیض کو ڈانٹ دیتا تھا۔۔۔۔

جتنا ان دونوں کی لڑائی ہوتی تھی بنتی بھی بہت تھی۔۔۔رومان سنجیدہ طبیعیت کا بچہ تھا ۔۔۔زیادہ تر پڑھائی میں مگن رہتا اسکول میں بھی ایک دو لڑکوں کہ علاوہ کسی سے اسکی دوستی نہ تھی۔۔۔۔

بچپن سے ریزرو رہنے والا رومان گھر میں بھی الگ تھلگ رہتا تھا۔۔۔۔

ناہید کی بیٹی ربیعہ رومان سے ایک سال چھوٹی اکھڑ مزاج،ضدی،اور خود پسند تھی ۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رمیض اپنی نٹ کھٹ حرکتوں سے پریشہ کو کھلکھلانے پر مجبور کر دیتا تھا۔۔۔۔

اسی عادت کی بنا پر رمیض اور پریشہ اکھٹے پائے جاتے تھے۔۔۔

آہستہ آہستہ دونوں بلوغت کی دہلیز پہ پہنچ گئے۔۔۔لیکن دوستی میں رتی برابر بھی فرق نہ آیا۔۔۔رمیض یونی کے دوسرے سال میں تھا جب محسن نے پریشہ کی خواہش پر رمیض کے ساتھ یونی میں داخلہ دلوا دیا۔۔۔۔

ان دونوں کی آپس کی وابستگی اور پسندیدگی دیکھ کر حسان اور محسن نے دونوں کا رشتہ پکا

کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بھوچال توتب آیا۔جب سوچوں کے طلاتم میں طوفان برپا ہوا۔۔۔پریشہ کو دولت سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔۔۔حساس طبیعیت کی پریشہ نے جب رمیض کو حسان کے ساتھ کھڑا دیکھا تو اس کے نازک سے دل پر گہری چوٹ پڑی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔اپنی بیس سالہ زندگی میں پہلی دفعہ اسے رمیض کے خلاف جانا پڑا تھا۔۔۔۔

دوسری طرف رمیض اس سے سخت بدگمان ہو چکا تھا۔۔۔ساتھ حسان کو بھی قصور وار ٹھہرایا تھا۔۔۔۔۔۔۔

آج وہ پورے دو ہفتہ بعد یونیورسٹی آئی تھی اکا دکا اسٹوڈنٹس نظر آرہے تھے لاسٹ سیشن ہونے کی وجہ سے کچھ کی کلاسس پہلے ہی آف ہو چکی تھیں۔اور کچھ کی ابھی جاری تھیں۔۔۔

یہ رمیض ہے نہ تمہارا کزن؟؟؟

رمیض جو کہ موبائل میں مصروف تھا نسوانی آواز کی جانب گردن گھما کر دیکھنے لگا۔۔۔

پریشہ نے خفگی سے سدرہ کو دیکھا اور واپس جانے لگی۔۔۔۔

وہ دونوں سر زبیر کی کلاس لے کر کینٹین آئیں تھیں لیکن سدرہ کے جوش سے کہنے پر رمیض ان کی موجودگی سے واقف ہو چکا تھا۔۔۔ ورنہ اس کا ارادہ کونے کی میز پر بیٹھنے کا تھا۔۔۔

انکھوں کے نیچے گہرے حلقے کملایا چہرہ جو سورج کی تپش سے سرخ ہو رہا تھا۔۔۔ پیلی کُرتی جس پر وائٹ پھول بنے ہوئے تھے اور وائٹ کمینشن کاٹر اوزر زیب تن کیا ہوا تھا۔۔۔ کندھوں پہ سندھی کڑائی والی چادر جبکہ سر پر نفاست سے اسکارف لیا ہوا تھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پر وقار اور بردباری پریشہ کو دیکھ کر ایک دفعہ پھر رمیض اپنے قدم روک نہیں پایا تھا۔۔۔

سدرہ جو تیز تیز چلتی پریشہ کے ہمقدم ہوئی تھی اس کے چہرہ کہ پتھریلے تاثرات دیکھ کر سمجھ گئی تھی کہ کوئی زبردست قسم کا جھگڑا ہوا ہے دونوں کا۔۔۔

پاس رکھی ٹیبل سے اپنا موبائل اور چابیاں اٹھاتا ہوا پریشہ کی جانب آیا:

سدرہ اگر آپ مائنڈ نہ کریں تو کیا میں پریشہ سے بات کر سکتا ہوں ؟؟؟

"جی رمیض بھائی کیوں نہیں۔۔۔۔"

"تھینک یو۔۔۔"

سدرہ ایک نظر پریشہ کو دیکھ کر آگے بڑھ گی جو آنکھوں آنکھوں میں اسے وارن کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔

پریشہ سدرہ کو جاتا دیکھ رہی تھی۔۔۔ تبھی رمیض نے کھنکھار کر پریشہ کو متوجہ کیا:

پریشہ نے گھور کر رمیض کو دیکھا:

"چلو مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔"

"جو بھی بات ہے یہیں کرو۔۔۔"

رمیض پریشہ کی آنکھوں میں بے یقینی دیکھ کر ٹھٹک گیا:

کیا تمھیں مجھ پر بھروسہ نہیں رہا اب ؟؟؟

ناچاہتے ہوئے بھی رمیض شکوہ کر بیٹھا:

"میرا خیال ہے جو بات کرنے آئے ہو وہ کرلو تو زیادہ بہتر ہے۔۔۔"

گہرا سانس کھینچ کر اپنے سامنے کھڑی نازک سی لڑکی کو دیکھا جو کل تک اس سے ہر بات شئیر کرتی تھی آج خود بڑے بڑے فیصلہ کر کے بیٹھی ہوئی ہے۔۔۔۔۔۔۔

اب تمھیں بیچ سڑک پر کھڑے ہونا معیوب نہیں لگ رہا؟

رمیض نے پریشہ کو بیچ راستہ میں دیکھ کر چوٹ کی۔۔۔۔

پریشہ نے اسے کڑے تیور سے گھورا اور آگے کی جانب قدم بڑھا دیئے۔۔۔

رمیض کہ چہرہ پر مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی جسے وہ کمال مہارت سے چھپا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

پریشہ اس کہ چہرہ پر مسکراہٹ دیکھ لیتی ے وگلا دبانے میں ہر گز دریغ نہ کرتی۔۔۔۔

ریحان مٹھائی کا ڈبہ ہاتھ میں لئے گھر میں داخل ہوا۔۔۔رانیہ ہمیشہ کی طرح کچن میں مصروف تھی جبکہ بچے ٹی وی دیکھ رہے تھے۔۔۔

کیا ہو رہا ہے بچوں؟؟؟

"بابا آ گئے۔۔۔"

یہ کیا ہے بابا؟؟

رانیہ بھی کچن سے نمودار ہوئی۔۔۔۔۔

"یہ مٹھائی ہے جو بابا آپ کیلئے لائے ہیں۔۔۔"

ریحان نے اسفند کو گود میں بٹھاتے ہوئے کہا:

رانیہ نے پانی کا گلاس ریحان کو تھمایا۔۔

بابا بتائیں نہ مٹھائی کیوں لائیں ہیں؟؟؟

زاریہ نے بے تابی سے پوچھا:

"بابا کو کمپنی کی طرف سے کار ملی ہے۔۔۔"

ریحان کے انکشاف پر رانیہ نے بے ساختہ خدا کا شکر ادا کیا:

بابا آپ سچ کہہ رہے ہیں کہاں ہے کار؟؟

"باہر پورچ میں کھڑی ہے۔۔۔"

خوشی کے مارے سارے بچے باہر بھاگے۔۔۔۔۔

"چلو آؤ گھوما کر لاتا ہوں۔۔۔"

ریحان کہ کہنے پر رانیہ اثبات میں سر ہلاتی چادر لینے چلی گئی جبکہ ریحان چابی لئے باہر چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔

جہاں اسے نبیل کے دوست نے کاروبار لگایا تھا وہاں سے دو تین دن بعد ہی اس نے معذرت کرلی تھی جس کی وجہ یہ تھی کہ ریحان کو ایک ملٹی نیشنل کمپنی سے اپوائنٹ مینٹ لیٹر مل چکا تھا جہاں وہ انٹرویو دے کر آیا تھا۔۔۔اس کی ایمان داری،اور۔ دیانت داری کی وجہ سے کچھ ہی مہینوں میں پروموشن ہو گئی تھی۔۔۔۔یہ گاڑی بھی

اسی پروموشن کا حصہ تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"بابا آپ سمجھ کیوں نہیں رہے مجھے ضرورت ہے پیسوں کی۔۔۔۔"

"ایسی کیا ضرورت پڑھ گی آخر ایک لاکھ کی رقم کوئی چھوٹی رقم نہیں ہے۔۔۔۔"

"بابا میں شادی شدہ ہوں ہزار خرچہ نکل۔آتے ہیں۔۔۔۔۔"

ائیر پیس سے اس کی جنجھلائی آواز اُبھری۔۔۔۔۔

"ٹھیک ہے میں تمھیں دوں گا رقم لیکن جب تم پاکستان واپس آوگے وہ بھی اکیلے اور جو نام نہاد غیر مذہب بیوی ہے اس سے طلاق لوگے۔۔۔۔۔"

حسان کی بات پر دوسری طرف سناٹا چھا گیا۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد لائن کٹ چکی تھی۔۔۔۔

حسان نے تھکے ہوئے انداز میں کان سے ہٹا کر موبائل ٹیبل پر رکھا۔۔۔

ایک بیٹا فرنگی لڑکی کی زلفوں کا اسیر ہو گیا تھا دوسرا گھر سے بھاگتا تھا۔۔۔سارا سارا دن آوارہ گردی کر کے کمرہ میں چلا آتا تھا۔۔۔نہ باپ کی خیریت پوچھتا اور نہ ماں کو کسی خاطر میں لاتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسی لئے میں نے اتنے پاپڑ بیل کر جائیداد جمع کی کہ میرے وارث غیر عورتوں پر میری

جائیداد لٹائے۔۔۔۔۔۔

ہمیشہ کی طرح آج بھی رومان نے رقم کا مطالبہ کیا تھا اس مرتبہ بات ہزاروں سے اوپر کی تھی۔۔۔ حسان کے لئے دینا کوئی مشکل بات نہیں تھی لیکن رومان کے دن بہ دن بڑھتے اخراجات کو سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔

اور جس نوکری کا حسان کو علم تھا وہ کوئی چھوٹی موٹی نوکری نہیں تھی۔۔۔ پھر بھی ایسی کیا بات تھی جو وہ آئے دن اس سے پیسے مانگتا رہتا تھا۔۔۔۔۔

"شاہین ایک کپ چائے بنا دو۔۔۔"

سر کا درد برداشت سے باہر ہوا تو سامنے بیٹھی شاہین کو چائے کا کہہ کر کروٹ بدل لی

اس وقت وہ دونوں کیفے ٹیریا میں موجود تھے۔۔ جس جگہ وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے وہ قدرے سن سان تھی۔۔۔۔۔

بولو رمیض جواب دو اب چپ کیوں ہو گئے ؟؟؟

کیا چھوڑ سکتے ہو اپنے ماں باپ کو؟؟ دلوا سکتے ہو ریحان چاچو کا حق ؟؟؟

تم مجھے میرے ماں باپ سے دور کرنا چاہ رہی ہو کیا یہ غلط نہیں ہے ؟؟؟

ریحان نے تلخی سے کہا:

"میں نے بھی تو اپنے ماں باپ کا ساتھ نہیں دیا۔۔۔یقین کرو تم سے زیادہ پریشرائز کیا گیا تھا مجھے۔۔۔۔۔۔"

پریشہ نے طنزیہ کہہ کر رخ موڑ لیا:

"چلو تمہیں گھر چھوڑ دوں۔۔۔۔ "

رمیض نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا:

"شکریہ میں پوائنٹ سے آئی تھی اور پوائنٹ سے ہی چلی جاوں گی۔۔۔۔"

قدرے ناراضگی سے کہا گیا تھا۔۔۔یعنی اس کی اپنی ذات کی اس شخص کی نظر میں کوئی اہمیت ہی نہیں تھی۔۔۔۔

"دونوں ہاتھ بھرے رکھنا چاہتے ہو تم مسٹر رمیض۔۔۔۔۔"

پریشہ نے زہر خند سوچوں کو جھٹکا اور ہینڈ بیگ ٹھیک کرتے ہوئے چلنے لگی۔۔۔۔

"مجھے اپنے سے جڑے رشتوں کی حفاظت کرنا بخوبی آتا ہے۔۔۔۔پوائنٹ جا چکا ہے لہذا خاموشی سے گاڑی میں اکر بیٹھ جاو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

چشمہ انکھوں پہ چڑھایا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا یونیورسٹی سے باہر نکل گیا:

پریشہ نے گردن گھما کر دائیں بائیں دیکھا یونیورسٹی خالی ہو چکی تھی اکا دکا جو اسٹوڈنٹس

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نظر آرہے تھے وہ بھی پوائنٹ سے چلے گئے تھے۔۔۔ناچار اسے رمیض کے ساتھ جانا پڑا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ کیا تماشہ لگا رکھا ہے تم نے؟؟

پریشہ جو کمرہ کی جانب جا رہی تھی عائشہ کی تیز آواز نے اسے کے قدم روک دیئے۔۔۔۔

اب کیا کر دیا میں نے؟؟؟

پہلے ہی سارا دن گھن چکر بنی ہوئی تھی اس پر رمیض کی باتیں صحیح معنوں میں وہ دماغی اور جسمانی تھکن سے بے حال تھی۔۔۔۔

جب حسان بھائی کہ منہ پر رشتہ سے انکار کر آئی تھیں تو اب رمیض کے ساتھ آنے کا کیا مطلب ہے؟؟؟؟

"میں تو نہیں آرہی تھی اسی نے کہا تھا مجھے کوئی شوق نہیں اس کے ساتھ آنے کا جس کو دیکھو مجھے ہی الزام دیتا ہے۔۔۔میری زندگی ہے تو کیا مجھے انکار کرنے کا بھی حق نہیں ہے۔۔۔ایک طرف وہ سوال وجواب کرتا ہے اور دوسری طرف آپ ہیں وہ تو چلو کزن ہے آپ تو میری ماں ہیں آپ تو مجھے سمجھیں۔۔۔۔۔

آخر کیا ہے اس دولت میں جو سبھی اس کے پیچھے اندھا دھند بھاگے جا رہے ہیں انسان کی تو کوئی اہمیت ہی باقی نہیں رہی ان کاغذوں کے ٹکڑوں کے اگے۔۔۔۔

حلق میں آنسوؤں کا پھندا لگا تھا۔۔۔۔۔بے دردی سے انکھیں مسلتی ہوئی کمرہ میں چلی گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

آج ضبط جواب دے گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

"بابا بھی منہ موڑے ہوئے ہیں کیا سچ کا ساتھ دینا اتنا مشکل ہے "۔۔۔۔۔

پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔۔۔

باہر کھڑی عائشہ کا وجود سناٹوں کی زد میں آگیا تھا۔۔۔۔۔آج جو سبق پریشہ کے آنسوؤں نے پڑھا دیا پوری زندگی میں کوئی نہیں دے سکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

پریشہ کو چھوڑ کر وہ دوست کے فلیٹ آگیا تھا

۔۔۔۔جب سے آیا تھا سگریٹ پہ سگریٹ پھونکے جا رہا تھا۔۔۔پریشہ کی باتیں ذہن میں گردش کر رہیں تھیں۔۔۔۔۔

ایش ٹرے راکھ سے اوپر تک بھر چکا تھا لیکن دل تھا کہ کسی طور چین نہیں پا رہا تھا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج اسکا ارادہ پوری رات فلیٹ میں گزارنے کا تھا۔۔۔

دوسرے دن رومان بغیر بتائے پاکستان آگیا تھا۔۔۔۔۔۔

شاہین اسے دیکھ کر جی آٹھی تھی اس سے کم حال تو حسان کا بھی نہیں تھا۔۔۔پورے اٹھ سال بعد وہ پاکستان آیا تھا۔۔۔۔۔۔

گھر میں اتنی خاموشی کیوں ہے سب کہیں گئے ہوئے ہیں کیا؟؟؟

رومان کی بات پر بے ساختہ حسان نے نظریں چرائی تھیں۔۔۔

"تم چھوڑو چلو اندر اتنے دن میں کبھی اپنی ماں کی یاد نہیں آئی۔۔۔"

شاہین اسے لے کر اندر چلی گئی۔۔۔۔۔۔

رات کا آدھا پہر تھا اس کی ٹانگیں مسلسل ادھر ادھر چکر کاٹنے سے شل ہو چکی تھیں نظریں سامنے بنے گلاس ڈور پہ لگی ہوئی تھیں۔۔۔ضبط کی شدت سے انکھیں بے تحاشہ سرخ تھیں اب تو درد کی ٹیسیں بھی سر میں اٹھتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ لیکن اسے کوئی پرواہ نہیں تھی۔۔۔اسٹریچر پہ بے سدھ پڑے وجود کو دیکھ کر وہ اپنے آپ کو بے بس محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔اسے یاد پڑتا تھا کبھی اس کی منہ سے

بد دعا نہیں نکلی تھی اس شخص کیلئے۔۔۔۔۔۔

لیکن اللہ تو دیکھ رہا ہے نہ سب۔۔وہ کسی کا صبر نہیں رکھتا۔۔۔اور شاید یہ صبر ہی تھا

جو اسٹریچر پر لیٹے اس شخص کو بڑا بھاری پڑا تھا۔۔۔۔۔

اس لمحہ بھی اس کے سے دعا ہی نکل رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس وقت پورے ہسپتال میں خاموشی کا راج تھا۔۔۔۔گھڑی میں چلتی سوئیاں اسے

دل کی دھڑکن کی طرح لگ رہیں تھیں۔۔۔۔۔۔

سامنے خستہ حال میں بیٹھی وہ عورت سر جھکائے آدھے گھنٹے سے "انھیں بچا لے اللہ"

کی گردان کئے جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب تو آنسو بھی خشک ہو چکے تھے۔۔۔۔۔

"کہتے ہیں نہ جب انسان پہ گزرتی ہے تو ہی اسے غم و دکھ کی نوعیت کا پتا چلتا ہے

۔۔۔۔۔ "

"آج اس پر کڑا وقت آیا تھا تو اسے سمجھ آئی تھی کہ دکھوں کہ ازالے کرنا اتنا آسان

نہیں ہوتا۔۔۔

دولت و پیسہ ہر مشکل کا حل نہیں ہوتا اور جو لوگ دولت کے پیچھے بھاگتے ہیں پھر ایک

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وقت ایسا آتا ہے تقدیر انھیں اس کاغذ کے ٹکڑے کی اہمیت بتاتی ہے۔۔۔۔۔"

دھندلائی آنکھوں سے اس عورت نے سامنے کھڑے شخص کو دیکھا تھا جو اس کڑے وقت میں ان کا سائبان بنا ہوا تھا۔۔۔۔

اپنی اولاد کو عیش میں رکھنے کیلئے ان دونوں میاں بیوی نے اس کا حق مارا تھا تو وہ کیسے سکون سے رہ سکتے تھے۔۔۔۔۔

جس اولاد کیلئے انھوں نے حرام، حلال میں فرق نہیں کیا تھا وہ اولاد بھی آج انھیں تنہا کر کے چلی گئی تھی۔۔۔۔۔۔

پیسہ تو ہاتھ کی میل ہوتا ہے اکثر ہم اپنے بزرگوں سے یہ سنتے آرہے ہیں۔۔ لیکن کیا ہم یہ بات سمجھتے بھی ہیں؟

ہم اپنی پوری زندگی مال و دولت کہ پیچھے بھاگنے میں برباد کر دیتے ہیں۔۔۔۔ ہم سمجھتے ہیں بے تحاشہ دولت کو جمع کرنے کہ چکر میں ہم جائز و ناجائز، حلال و حرام ہر فرق کو مٹا دیتے ہیں۔۔۔اللہ کے دیئے ہوئے ہر احکام کو یکسر بھولا دیتے ہیں جیسے ہم نے کبھی سنا ہی نہ ہو۔۔۔

حقیقت میں ہم زندگی گزار رہے ہوتے ہیں جیتے نہیں ہیں۔۔۔ مخلص انسان ہی ہمیں

زندگی کی رعنائیوں سے متعارف کرواتے ہیں۔۔۔ لیکن ہم ان مخلص لوگوں کہ جذبات سے کھیل جاتے ہیں۔۔ان کی نرمی کو کمزوری سمجھ کر ہر حد پار کر جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔اور ہمیں اس سب کا احساس تک نہیں ہوتا۔۔۔ہوش تو تب آتا ہے جب پانی سر سے گزر چکا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

نجانے اور کتنا وقت لگتا اسے اپنے محاصبہ کرنے میں ڈاکٹر کی آواز اس پر سکون ماحول میں ارتعاش پیدا کر گئی تھی۔۔۔

سوچوں کا تسلسل ٹوٹا تو ڈاکٹر کو دیکھا جو ریحان سے محو گفتگو تھا۔۔۔۔۔

کپکپاتے پاوں زمین پہ ٹھہرنے سے انکاری ہو رہے تھے خود اسکا وجود بھی ہولے ہولے لرز رہا تھا۔۔۔ جسم کی لرزاہٹ اس لمحہ اسے بڑھاپے سے روشناس کروا گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ سامنے والے صوفے پہ ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے شان بے نیازی سے بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔

حسان یقینی اور بے یقینی سے کبھی اسے تو کبھی کالے کوٹ میں ملبوس وکیل کو دیکھتا

شاہین اس سارے معاملے کو سمجھنے سے قاصر تھیں۔۔۔وہ تو اچھا ہوا کہ زولفقار کام کہ سلسلے میں کہیں باہر گیا ہوا تھا اور ناہید بچوں سمیت میکہ میں قیام پذیر تھیں۔۔۔۔۔۔ ورنہ کتنی سبکی ہوتی چھوٹے بھائی کے سامنے۔۔۔۔

"بابا آپ نے ہی تو کہا تھا وہ دونوں مکان میں تمہارے نام کر دوں گا اس لئے میں نے سوچا میں خود ہی پیپر تیار کروالوں آپ کہاں خوار ہوتے پھیریں گے۔۔۔۔۔۔"

حسان کا دل چاہا ایک ہاتھ لگادے رومان کے۔۔۔جو ساری کاروائی پہلے سے کر کے باپ کہ سامنے وکیل کو لئے حساب کتاب کرنے بیٹھ گیا تھا:

وکیل کا سوچ کر وہ چپ بیٹھے تھے۔گھر کی بات تھی گھر میں ہی ختم ہو جائے تو بہتر ہے۔۔۔۔

"میں ابھی بھی اپنی بات پر قائم ہوں"

لیکن جو میری شرائط تھی کیا وہ تم نے پوری کردی؟؟؟

"افکورس بابا ایسے ہی تو میں پاکستان نہیں آیا تھا اور ویسے بھی میں خود اس سے جان چھڑوانا چاہ رہا تھا۔۔۔۔۔۔"

رومان نے تلخی سے کہا جیسے یہ بات ایک کڑوے گھونٹ کی طرح ہو۔۔۔۔۔۔

حسان اس کہ تاثرات سے اطمینان ہو گیا تھا۔۔۔۔

"وکیل صاحب آپ مجھے تمام پیپر دیجیئے۔۔"

وکیل صاحب نے دو مکانوں کی تیار شدہ فائل حسان کی جانب بڑھائی۔۔۔

جیسے جیسے حسان ورق گردانی کرتا جا رہا تھا غصہ سے رگیں تن رہیں تھیں۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کس سے پوچھ کر تم نے ریحان کہ مکان کے کاغذات دوبارہ بنوائیں ہیں؟؟؟

حسان کی آواز میں شیر کی سے دھاڑ تھی۔۔۔۔

ایک لمحہ وکیل صاحب بھی سہم گئے تھے۔۔ لیکن رومان کے اطمینان میں رتی بھر بھی فرق نہ پڑا۔۔۔ شاید وہ حسان کے جاہ و جلال کی توقع پہلے ہی کر چکا تھا۔۔۔۔۔۔

وکیل صاحب اب صوفہ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے تھے انھیں ڈر تھا کہ حسان ہاتھ پکڑ کر ہی نہ نکال دیں۔۔۔۔۔۔

جب وہ میرے ہی حصہ میں آنا ہے تو اتنا غصہ کس بات پر ہے بابا؟

کیا میں نے تم سے ریحان کے مکان کی کوئی بات کی تھی؟؟؟

لیکن بابا۔۔۔

کی تھی یا نہیں؟؟؟

رومان نے لب بھینچ لئے تھے اسے ہر گز اندازہ نہیں تھا کہ وہ اتنی جلدی پکڑا جائے گا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔"

"وکیل صاحب یہ کاغذات جالی ہیں میرے پاس مکان کے اصلی کاغذات موجود ہیں۔۔۔۔"

رومان کو نظر انداز کر کے وہ وکیل صاحب سے گویا ہوئے۔۔۔۔

وکیل نے سوالیہ نظروں سے رومان کو دیکھا:

رومان نے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔وہ جو سوچ کر آیا تھا سارا معاملہ اسی پر الٹا پڑ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

حسان نے پین اٹھا کر ایک کہ بعد ایک کاغذ پر دستخط کرتا چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ اسی مکان کے کاغذات ہیں جس کا میں تمھیں پہلے بتا چکا تھا۔۔۔اب وہ تمہارے نام ہیں۔۔۔۔۔۔

اس بار نارمل انداز میں حسان نے کہا:

"بہت بہت شکریہ وکیل صاحب۔۔۔"

حسان نے مسکرا کر ان کا شکریہ ادا کیا لیکن لہجہ سے واضح تھا کہ اب ان کا کوئی کام نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

وکیل صاحب نے ایک نظر رومان پر ڈالی اور بقایہ فائلیں سمیٹ کر چل دیئے۔۔۔۔۔

"دیکھ لو اپنی اولاد کو اس لئے اسے پڑھایا لکھایا کہ یہ باپ کے ساتھ دھوکا دہی کرے گا۔۔۔۔۔

شرم آنی چاہیئے تمھیں رومان تمہاری ہر خواہش منہ سے نکلنے سے پہلے پوری کی اور تم باپ کو چونا لگانے چلے ہو۔۔۔۔"

حسان کا بس نہیں چل رہا تھا وہ کیا کر ڈالے۔۔۔۔۔

اخر کوئی مجھے بتائے گا کہ ہو کیا رہا ہے؟؟؟

شاہین جو کب سے ساری کاروائی ملائظہ کر رہی تھی آخر میں بول پڑی۔۔۔۔۔

اتنا واویلا کیوں کر رہے ہیں؟؟ یہ ساری جائیداد ہمارے ہی پاس آنی ہے آپ کونسا قبر

میں لے کر جائیں گے۔۔۔اور کون سادھوکا دہی حق ہے یہ میرا۔۔۔"

رومان جھٹکے سے کھڑا ہوا تھا۔۔۔

حسان دم بخود اس کے تیور دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

"اس بار میں آپ کو حق مارنے نہیں دوں گا۔۔۔میں ریحان چاچو جیسا نہیں ہوں

۔۔۔۔"

یہ بات حسان کو تازیانہ کی طرح لگی تھی۔۔۔۔۔

"بکواس بند کرو اپنی گستاخ۔۔۔۔۔بھولو مت باپ ہوں تمہارا۔۔۔۔۔"

"سچی بات بکواس ہی لگتی ہے اور اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں یہ تو انسان کی فطرت

ہے سچی بات اسے برچھی کی طرح ہی لگتی ہے۔۔۔۔

اور ابھی تو ایک حقیقت سے آپ ناواقف ہیں۔۔۔"

رومان نے استہزائیہ انداز میں گویا ناک سے مکھی اڑائی۔۔۔۔۔

اس کے چہرہ پر مزاحیہ مسکراہٹ دیکھ کر حسان کو اپنے دل میں درد اٹھتا محسوس ہوا

۔۔۔لیکن وہ کمال مہارت سے تکلیف کے اثار کو چھپا گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"میں نے جینی سے علیحدگی اختیار نہیں کی ویسے بھی وہ ممتا کی دہلیز پر قدم رکھنے والی

ہے ایسے میں میں اسے چھوڑنا تو درکنار منہ موڑنا بھی گوارہ نہ کروں کیوں کہ میں آپ

جیسا خود غرض نہیں ہوں کسی کو بے بس کر کے اس کا مذاق نہیں اڑاتا میں

---------"

حسان کو اپنی ٹانگوں پر جسم کا بوجھ برداشت کرنا مشکل لگ رہا تھا------

اسے وہ لمحہ یاد آیا تھا جب وہ ریحان کو آفر کر کے اپنے مقصد سے ہٹا آیا تھا---اور

کروفر سے شاہین کو بتا رہا تھا------

اس نے کرب سے انکھیں بند کی تھیں اس سے زیادہ حقیقت سننے کی تاب نہ تھی اس

میں---آج اپنی ہی اولاد اسے آئینہ دکھا رہی تھی---اس آئینہ میں اپنا عکس اسے

ظالم بادشاہ کی طرح نظر آرہا تھا جو معصوم رعایا پر ظلم کہ پہاڑ توڑ دیتی ہے------

اس لمحہ اسے اپنے عکس سے کراہیت محسوس ہو رہی تھی----

بوجھل قدموں سے وہ پلٹ کر کمرہ سے چلا گیا----

یا شاید اسے ان کاغذ کہ ٹکڑوں کی حیثیت از بر ہو چکی تھی-----

رومان پیپر اٹھا کر باہر ہی جانے لگا تھا کہ شاہین ہوش میں آئی اور سرعت سے جا کر

رومان کا راستہ روک گئی---------

کہاں جا رہے ہو رومان؟؟

رومان نے ماں کو دیکھا دونوں ہاتھوں سے اس کے مضبوط و توانا بازو کو پکڑا تھا۔۔۔

"مما جینی میرا انتظار کر رہی ہو گی۔۔میری فلائٹ کا ٹائم ہو گیا۔۔۔۔۔"

نظروں کا زاویہ پھیر گیا:

اس انگریز کے پیچھے تو اپنی ماں کو چھوڑ کر چلا جائے گا۔۔۔اس کا نہ تو کوئی دین ہے نہ ایمان۔۔۔ نجانے تیرے پیٹھ پیچھے کتنوں کو پھنسایا ہو گا۔۔۔۔۔۔"

"مما پلیز میرے نکاح سے پہلے ہی وہ اسلام قبول کر چکی تھی۔۔۔آپ مجھے اُس سے بدزن نہ کریں۔۔۔"

رومان نے تلخی سے کہہ کر ہاتھ جھٹکا تھا۔۔۔۔

شاہین اس کے لب ولہجہ پر بے یقینی سے اسے دیکھنے لگیں۔۔۔۔

"جن ہاتھوں سے میں نے تیری پرورش کی آج تو انھیں ہی جھٹک رہا ہے۔۔۔۔"

"مما جننت (جینی) ماں بننے والی ہے اسے میری ضرورت ہے آپ تو خود ماں ہیں اس دور سے گزر چکی ہیں مجھ سے زیادہ جانتی ہوں گی۔۔۔۔"

"اپنا خیال رکھیئے گا میں لاوں گا آپ سے ملوانے۔۔۔۔"

سپاٹ تاثرات لئے وہ رحمانی منزل عبور کر گیا تھا۔۔۔۔

ایک بار پھر وہ شاہین کو چھوڑ کر جا چکا تھا اور اسے پتا تھا وہ کبھی واپس نہیں آئے گا۔۔۔

بے دم سی وہیں بیٹھ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رودی لیکن رومان نے پلٹ کر نہیں دیکھا

جس مقصد کیلئے آیا تھا وہ پورا ہو چکا تھا۔۔۔۔۔۔

رو دھو کر وہ کمرہ میں پہنچی تو حسان کو کھڑکی میں کھڑے پایا۔۔۔

آپ کی وجہ سے میرا بیٹا مجھے چھوڑ کر چلا گیا کر دیتے اس کے نام ساری جائیداد۔۔۔

حسان نے پلٹ کر اپنی شریک حیات کو دیکھا تھا۔۔۔۔

آپ کی اس لالچی طبیعت نے دونوں بیٹے مجھ سے دور کر دیئے نہیں چاہیئے یہ

دول۔۔۔۔۔

اس سے پہلے وہ اپنی بات مکمل کرتی حسان پورے قد سے زمین بوس ہوا تھا۔۔۔

شاہین رونا دھونا بھول کر زمین پر بے حس و حرکت پڑے حسان کے وجود کی طرف

لپکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گھر میں کوئی تھا نہیں پہلا خیال رمیض کا آیا جو دو دن سے نجانے کہاں غائب تھا۔۔۔

رمیض کا نمبر مسلسل بند جا رہا تھا۔۔۔۔ حسان کہ وجود میں ذرا سی جنبش بھی محسوس

نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شاہین غائب دماغی سے موبائل کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ایک دم ذہن کے پردے پر ریحان کا عکس پوری آب وتاب کے ساتھ چمکا تھا۔۔۔۔لمحہ کہ ہزارویں حصہ میں ریحان کو کال ملائی کچھ ہی سیکنڈ میں کال ریسیو کی جا چکی تھی۔۔۔ائیر پیس سے مندی مندی آواز نیند سے بیدار ہونے کا عندیہ دے رہی تھی۔۔۔۔۔۔

شاہین کی دی جانے والی خبر نے ایک بار پھر ریحان کے پیروں سے زمین کھینچ لی تھی۔۔۔۔۔

آدھا گھنٹہ لگا تھا اسے رحمانی منزل پہنچنے میں بال بکھرے ہوئے تھے۔۔۔۔نائٹ سوٹ میں ملبوس وہ بھاگتا ڈورتا کمرہ میں پہنچا حسان کو جیسے تیسے کر کہ کار میں بٹھایا۔۔۔ شاہین بھاگ کر پیچھے حسان کے ساتھ ہی بیٹھ چکی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

صبح تک زولفقار اور محسن بھی ہسپتال پہنچ چکے تھے۔۔۔۔۔۔

پریشہ نے آتے ہی شاہین کو سنبھالا تھا۔۔۔۔۔۔۔ریحان ایک دفعہ بھی حسان کہ کمرہ سے دور نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔

البتہ وہ رات کو ہی رانیہ کو اطلاع کر کہ گھر سے نکلا تھا۔۔۔۔۔۔۔

ڈاکٹر کہ مطابق حسان کو شدید صدمہ پہنچا تھا بلیڈ پیشر کے شوٹ کر جانے سے دائیں

www.neweramagazine.com

جانب کہ اعضاء مفلوج ہو چکے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

اگر وقت پر ٹریٹمنٹ مل جاتی تو ہو سکتا تھا وہ پیرالئیز ہونے سے بچ

جاتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شاہین رات سے بس ایک ہی بات سوچے جا رہی تھی اگر ریحان بھی نہ آتا تو۔۔۔۔۔۔

اس سے آگے اسے دل بند ہوتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد رانیہ ناشتہ لئے ہسپتال پہنچ گئی تھی۔۔۔۔رانیہ کو آتے دیکھ شاہین اس

کہ گلے لگ کر جو روئی رانیہ کو سنبھالنا مشکل ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"اسی کو ہی مکافات عمل کہتے ہیں جو جیسا کرتا ہے اسے ویسا بھرنا پڑتا ہے۔۔۔۔

پس تم بدلے کا اختیار رکھتے ہوئے بھی صبر کا دامن نہ چھوڑو۔۔۔۔بے شک اللہ بہتر

انصاف کرنے والا ہے۔۔۔۔"

تقریباً سب ہی وہاں موجود تھے سوائے ان دونوں کے۔۔۔۔

رومان کے آنے اور جانے کا کسی کو پتا نہ چل سکا۔۔۔۔۔۔

جبکہ رمیض کو ایک دو بار کال ملائی گئی تھی لیکن موبائل بند جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ایک ہفتہ بعد حسان کو ڈسچارج کروا کر گھر لے آئے تھے۔۔۔۔۔۔

ایک بار پھر رحمانی منزل میں سب موجود تھے۔۔۔رمیض کو باپ کی نازک حالت کی خبر ملی تو اپنی کوتاہی پہ جی جان سے کڑھ کر رہ گیا۔۔۔شاہین بھی کب تک صلواتیں سناتی ایک تو چھوڑ کر جا ہی چکا تھا دوسرے کو ناراض کرنے کا رسک نہیں لے سکتی تھی۔۔۔۔۔

حسان کی انکھیں ہمہ وقت بھیگی رہتیں۔۔۔اس نے ہوش میں آتے ہی سب سے پہلے ریحان کو۔پکارا تھا۔۔۔

اگر وہ حسان کو باپ کا رتبہ دے چکا تھا تو اس نے ایک اولاد سے بڑھ کر حسان کا خیال کیا تھا۔۔جس سے اولاد کی ضرورت تھی اس لمحے ریحان نے ایک سعادت مند بیٹے کا کردار ادا کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

پورے ہفتہ میں ایک بھی دن وہ حسان کی نظروں سے اوجھل نہیں ہوا تھا۔۔۔ اور پریشہ نے بڑھ چڑھ کر شاہین کو جس طرح سنبھالا تھا اسے اپنے ہی کہے الفاظ شرمندگی کی اندھی کھائی میں دھکیل دیتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ حسان کہ ہسپتال سے گھر آنے کے دوسرے دن کی بات تھی۔۔۔

شاہین حسان کا اشارہ سمجھ کر ایک فائل الماری سے نکال کر لے آئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

حسان نے ذوالفقار کو بھیج کر وکیل کو بلوالیا تھا۔۔۔۔۔

"ریحان میں تم سے معافی مانگتا ہوں یہ جانتے ہوئے بھی کہ میں معافی کہ بھی لائق نہیں ہوں۔۔۔"

بے ربط جملے حسان نے بمشکل سے ادا کئے تھے۔۔۔فالج کا۔اثر چہرہ پر بھی پڑا تھا۔۔۔۔

"بھیا آپ مت مانگیں معافی بس آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں۔۔۔"

ریحان نے اعلی ظرفی سے کہتے ہوئے ان کا کپکپاتا ہاتھ تھاما تھا اور دوسرے ہاتھ سے بہتے آنسو صاف کئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہاں کھڑے ہر شخص کی انکھیں آشک بار تھیں۔۔۔شاہین رانیہ کہ گلے لگی اپنی تمام ترکی جانے والی زیادتی کی معافی مانگ رہی تھی۔۔۔رانیہ نے کھلے دل سے اسے معاف کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسی وقت حسان نے وہ ہی مکان اور دکان کا آدھا حصہ ریحان کے نام کیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

برقی قمقموں سے رحمانی منزل کو دلہن کی طرح سجایا گیا تھا۔۔۔۔۔

ہر طرف ہنسی قہقہہ اور مسکراہٹیں بکھری ہوئیں تھیں۔۔۔۔۔۔کھانوں کی ملی جلی

خوشبوئیں ماحول کو حیرت انگیز بنا رہیں تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔

حسان صاحب کندھوں پہ کالی شال ڈالے وہیل چیئر پر براجمان تھے رنگ برنگی اسپاٹ

لائیٹیوں نے پورے لان کا احاطہ کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔

آج رمیض اور پریشہ کی برات تھی

میرون شرارے پر گولڈن کا باریک کام ہوا تھا۔۔اسی کی مناسبت سے نیٹ کا ڈوپٹہ

سر پہ جمائے پریشہ اپنا تمام تر مشرقی حسن لئے رمیض کہ برابر میں کھڑی تھی۔۔۔۔

وہ بلیک شیروانی اور مخمل کہ کھسے پہنے ایک نئی جھب دکھا رہا تھا۔۔۔۔

شاہین انکھوں ہی انکھوں میں دونوں کی بلائیں لے رہی تھی۔۔۔۔۔

دونوں کی جوڑی بہت جچ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جبکہ ریحان رمیض کو تنگ کرنے کا موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتا۔۔۔

شاہین اس بار خود چل کر پریشہ کو رمیض کے لئے مانگ لائی تھی محسن اور عائشہ کو تو

پہلے بھی کوئی اعتراض نہیں تھا۔۔۔اس بار بھی دونوں خوشی خوشی راضی ہو چکے تھے

۔۔۔۔

رمیض کا غصہ بھی جھاگ کی طرح بیٹھ چکا تھا کیوں کہ پریشہ نے بدگمانی کے سارے

جالے ہٹا دیئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔

زندگی کی نئی شروات دونوں نے صدقے دل سے کی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نکاح ہوتے ہی مبارکباد کا شور اٹھا۔۔۔اور ایک بار پھر رحمانی منزل قہقہوں سے گونج اٹھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

****

ختم شدہ

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین